www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کلیاتِ مجید امجد

urdukutabkhanapk.blogspot

طبع نو

روزِ رفتہ

urdukutabkhanapk.blogspot.com

ترتیب، تدوین و تحقیق
ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

روزِ رفتہ

اردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

مجید امجد

اردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتب مینار
https://www.facebook.com/groups/764023263624351/

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

روزِ رفتہ

1	موجِ تبسم	۱۹۳۲
2	اقبال	۱۹۳۳
3	ہوائی جہاز کو دیکھ کر	۱-۱۲-۱۹۳۴
4	آؤ یہ خوشگوار نظارے	۱۹۳۴
5	محبوبِ خدا سے	۱۹۳۴
6	رازِ گراں بہا	۲۴-۱۲-۱۹۳۴
7	گاؤں	۲۴-۷-۱۹۳۵
8	حالی	۱-۱۱-۱۹۳۵
9	لہر انقلاب کی	۱۰-۱۹۳۶
10	محرومِ ازل	۱۶-۱۰-۱۹۳۶
11	عشق کی ٹیسیں جو مضرابِ رگِ جاں ہو گئیں (غزل)	۲۴-۲-۱۹۳۷
12	نذرِ محبت (سانیٹ)	۱۶-۴-۱۹۳۷
13	پس پردہ	۸-۶-۱۹۳۷
14	نو وارد	۴-۹-۱۹۳۷
15	جھنگ	۸-۱۰-۱۹۳۷
16	تیرے بغیر	۲۷-۱۰-۱۹۳۷
17	یہی دنیا	۱۴-۱۲-۱۹۳۷
18	شرط	۲۶-۱۲-۱۹۳۷
19	اقبال	۸-۱-۱۹۳۸
20	مطربہ سے	۲۴-۱-۱۹۳۸

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مجید امجد (سوانحی خاکہ)

مجید امجد ۲۹ جون ۱۹۱۴ء کو جھنگ صدر (مگھیانہ) میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک غریب اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابھی وہ دو برس کے تھے جب ان کی والدہ اپنے شوہر سے الگ ہو کر میکے آ گئیں۔ امجد نے ابتدائی تعلیم اپنے نانا سے حاصل کی جن کا شمار جھنگ کے صوفیا میں ہوتا تھا۔ گھر سے ملحقہ مسجد میں انہوں نے چند سال قرآن، اسلامیات، فارسی، عربی اور طب وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۳۰ء میں میٹرک اور ۱۹۳۲ء میں انٹرمیڈیٹ کے امتحان اچھے نمبروں سے پاس کئے اور ۱۹۳۴ء میں اسلامیہ کالج (ریلوے روڈ) لاہور سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔

اُس زمانے میں دنیا عظیم اقتصادی بحران کا شکار تھی اس لئے ملازمتیں عنقا تھیں۔ مجید امجد جھنگ میں ایک مقامی ہفت روزہ اخبار ''عروج'' سے بطور مدیر وابستہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ کلرک کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ ۱۹۴۴ء میں دوسری عالمی جنگ کے دوران حکومت نے سول سپلائز ڈیپارٹمنٹ قائم کیا۔ مجید امجد ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد منتخب ہوئے اور اسسٹنٹ انسپکٹر سول سپلائز کے عہدے پر فائز ہوئے۔ بعدازاں یہ محکمہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا حصہ بن گیا۔ مجید امجد آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر بن گئے۔ انہوں نے بے شمار چھوٹے چھوٹے شہروں اور قصبوں میں کام کیا لیکن ملازمت کا زیادہ عرصہ منٹگمری (موجودہ ساہیوال) میں بسر ہوا۔ جہاں سے وہ ۲۸ جون ۱۹۷۲ء کو اٹھائیس سال ملازمت کرنے کے بعد ریٹائر ہوئے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مجید امجد کی شادی ان کی مرضی کے خلاف ہوئی تھی۔ بیوی سے ان کے تعلقات عمر بھر "خنک" رہے۔ بیوی جھنگ کے ایک سکول میں پڑھاتی تھی امجد دوسرے مقامات پر ملازمت کرتے تھے اور شاذ و نادر ہی جھنگ جاتے تھے۔

امجد بڑے وسیع المطالعہ تھے بالخصوص فارسی اور انگریزی شاعری پر انہیں عبور حاصل تھا۔ سائنسی علوم کے مطالعے سے بھی شغف تھا۔ بہت کم گو شرمیلے اور تنہائی پسند تھے۔ اپنی ذات اور شاعری کے بارے میں قطعاً گفتگو کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ حقیقی معنوں میں ان کا کوئی دوست نہیں تھا۔ وہ ملنے جلنے والوں سے "ذاتی معاملات" پر کبھی گفتگو نہیں کرتے تھے۔ انتہائی دیانت دار اور خوددار تھے۔

جوانی میں امجد خوش شکل تھے لیکن رفتہ رفتہ بیمار رہنے لگے اور بہت دبلے پتلے ہو گئے تھے۔ لمبا قد تھا اس لئے دبلاپے نے حسنِ صورت میں کمی کر دی تھی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن بہت دیر سے ملی اس لئے نوبت فاقہ کشی تک جا پہنچی تھی۔ اسی عالم میں ۱۱ مئی ۷۴ ۱۹ء کے اپنے کوارٹر واقع فرید ٹاؤن ساہیوال میں مردہ پائے گئے۔ تدفین اگلے روز جھنگ میں ہوئی۔ ان کی لوحِ مزار پر انہی کا یہ شعر کندہ ہے۔

کٹی ہے عمر بہاروں کے سوگ میں امجد
مری لحد پہ کھلیں جاوداں گلاب کے پھول

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شبِ رفتہ

مجید امجد کی زندگی میں ان کا ایک ہی مجموعہ ''شبِ رفتہ'' کے نام سے ۱۹۵۸ء میں نیا ادارہ لاہور کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس مجموعے کو ترتیب دیتے ہوئے امجد نے اپنا ابتدائی کلام یکسر خارج کر دیا تھا۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء کے درمیان ان کی اِکا دُکا نظمیں شائع ہونے لگی تھیں لیکن یہ شاعری انہوں نے شبِ رفتہ میں شامل نہیں کی۔ میرے نزدیک ان کا یہ فیصلہ بالکل درست تھا۔ ان کی نظم ''حسن'' ۱۹۳۵ء میں جوش ملیح آبادی کے رسالے ''کلیم'' میں شائع ہوئی تھی۔ شبِ رفتہ کا آغاز انہوں نے اس نظم سے کرنا مناسب خیال کیا۔ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۵۸ء تک ان کا بہت سا کلام ادبی رسائل و جرائد میں باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ لیکن اسی سال جب شبِ رفتہ ترتیب دی گئی تو اس میں سے ایک کڑا انتخاب اس میں شامل کیا گیا۔ شبِ رفتہ میں شمولیت سے محروم رہ جانے والی بعض نظمیں بہت عمدہ ہیں مگر چونکہ ''شبِ رفتہ'' مجید امجد کی زندگی میں شائع ہونے والا ان کا واحد مجموعہ ہے اس لئے اس کی الگ شناخت برقرار رکھی گئی ہے۔ امجد نے شبِ رفتہ کو سنین تخلیق کے مطابق مرتب نہیں کیا تھا لیکن میں نے اس مجموعے کی تمام نظموں کو سختی سے سنین کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ زیرِ نظر کلیات کے اس حصے میں وہ تمام نظمیں شامل ہیں جو ۱۹۵۸ء میں طبع ہونے والی ''شبِ رفتہ'' میں موجود تھیں لیکن اب ''تاریخ وار'' ترتیب پانے کی وجہ سے کسی قدر آگے پیچھے ہو گئی ہیں۔

روزِ رفتہ

مجید امجد نے جو کلام ''شبِ رفتہ'' میں کسی بھی وجہ سے شریک نہیں کیا تھا اُسے اس حصے میں شامل کیا گیا ہے۔ ان میں وہ شاعری بھی ہے جو انہوں نے زمانہ طالب علمی میں کی تھی۔ اور وہ کلام بھی ہے جو شبِ رفتہ میں شمولیت کا مستحق تو تھا مگر کئی وجوہ کی بنا پر شامل نہیں کیا گیا تھا۔ بعض جگہ یہ فیصلہ کرنا سہل نہیں کہ دونوں میں حدِ فاصل کس طرح قائم کی جائے اس لئے انہیں یکجا رکھا گیا ہے۔ گویا اس حصے میں ان کی ابتدائی اور زمانہ طالب علمی کی شاعری بھی شامل ہے اور شبِ رفتہ کے دور کی عمدہ شاعری بھی موجود ہے مگر چونکہ یہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سارا کلام ان کے ذہنی ارتقا کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے اس لئے کلیات میں اس کی شمولیت کا کافی جواز موجود ہے۔ اس حصے کو "باقیات" کا عنوان دے کر کلیات کے آخر میں اس لئے جگہ نہیں دی گئی کہ مجید امجد ان میں سے کئی نظمیں اپنے مجموعہ کلام میں شامل کرنا چاہتے تھے۔ بعض نہایت اہم نظموں کو بالکل آخر میں لگا دیا جاتا تو ان تک رسائی مشکل ہو جاتی اور ان کے نظر انداز ہونے کا خدشہ پیدا ہو جاتا (موجودہ اشاعت میں اس حصے میں بعض نظموں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے)

امروز

شب رفتہ کے بعد اگرچہ مجید امجد کا کوئی مجموعہ ان کی زندگی میں نہیں چھپا لیکن انہوں نے ایک ملاقات میں (جو ۱۹۷۲ء میں ہوئی) مجھے یہ بتایا تھا کہ شب رفتہ کے بعد انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس کے دو مختلف مزاج ہیں اس لئے اس کے دو الگ الگ مجموعے شائع ہونے چاہییں۔ ایک مجموعہ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک کے کلام پر مشتمل ہو اور دوسرے میں ۱۹۶۸ء اور اس کے بعد کی تخلیقات شامل ہوں لیکن "مجید امجد اشاعتی کمیٹی -- لاہور" نے "شب رفتہ کے بعد" کے زیر عنوان جو مجموعہ ترتیب دیا اس میں شب رفتہ کے دور کے کچھ کلام کا انتخاب اور اس کی اشاعت کے بعد کہی ہوئی نظمیں یکجا کر دیں۔ اگرچہ یہ ترتیب مجید امجد کی منشا کے مطابق نہیں تھی تاہم غنیمت تھی۔ مشکل یہ آ پڑی کہ اس میں اغلاط کی بھرمار تھی۔ میں نے بڑی محنت سے اس کا اغلاط نامہ تیار کیا تھا مگر یہ کتاب یوں غائب ہوئی کہ بعد میں کہیں نظر نہیں آئی۔ کلیات کی ترتیب نو میں مجید امجد کی خواہش کے مطابق ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۸ء کا کلام "امروز" کے نام سے اس حصے میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کی بیشتر نمائندہ نظمیں اس میں موجود ہیں۔

فردا

۱۹۶۸ء میں مجید امجد "فعلن فعلن" کے آہنگ سے مکمل طور پر مسحور ہو گئے تھے۔ اس سے پہلے یہ واردات میر تقی میر پر بھی گزری تھی جنہوں نے اس بحر میں دو تین سو غزلیں لکھ ڈالی تھیں۔ میر کے بعد یہ بحر امجد کے مزاج کو راس آئی۔ چنانچہ وہ چھ سات سال تک

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تمام نظمیں اسی بحر میں لکھتے چلے گئے۔ ان نظموں کے بارے میں عام قاری کی رائے ہے کہ یہ ان کی کمزور نظمیں ہیں جبکہ بعض سنجیدہ قارئین اور وسیع المطالعہ ناقدین کے خیال میں یہ ان کی بہترین تخلیقات ہیں۔ بہرحال یہ مستقبل کی نظمیں ہیں اور ان کی حیثیت کا تعین آنے والا زمانہ کرے گا۔

مذکورہ بالا چاروں حصوں میں سے ''شب رفتہ'' اور ''روز رفتہ'' قریب قریب ایک ہی زمانی وقفے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ۱۹۳۲ء تا ۱۹۵۸ء کے دوران تخلیق ہوئے ہیں۔ انھیں الگ کرنے کا جواز وہی ہے جو سطور بالا میں بیان کر دیا گیا ہے۔ ''امروز'' اور ''فردا'' میں وہ کلام ترتیب دیا گیا ہے جو ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۴ء کے درمیان صفحہ قرطاس پر منتقل ہوا ہے اور چونکہ دو مختلف طرز اور اسلوب رکھتا ہے اس لئے دو الگ الگ حصوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ''شب رفتہ'' مجید امجد کا اپنا رکھا ہوا نام ہے جبکہ ''روز رفتہ''، ''امروز'' اور ''فردا'' کے عنوانات مرتب نے قائم کیے ہیں۔ قارئین کی سہولت کے لیے تمام کلام پر سنین تخلیق درج کر دیے گئے ہیں۔

کلیاتِ مجید امجد کی اشاعتِ اوّل کے وقت اس کے ناشر اور معروف شاعر جناب خالد شریف نے ''عرضِ ناشر'' کے زیرِ عنوان میرے اس کام کو ذیل کے الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا تھا:

''تین سال قبل جب میں نے ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا صاحب سے مجید امجد کے کلام کی ترتیب و تدوین کی درخواست کی تو مجھے گمان بھی نہیں تھا کہ وہ اس کام کو اس قدر سنجیدگی سے لیں گے۔ مجھے صرف یہ معلوم تھا کہ خواجہ صاحب کے پاس مجید امجد کا کچھ غیر مطبوعہ کلام ہے۔ پھر یاددہانیوں، تقاضوں اور ملاقاتوں کا ایک طویل سلسلہ جو چلا تو معلوم ہوا کہ مجید امجد کا سارا مطبوعہ و غیر مطبوعہ کلام خواجہ صاحب کو حفظ ہے۔ مسودے کی تیاری، کتابت شدہ مواد کی پروف ریڈنگ اور بعد کے مراحل میں انہوں نے جس باریک بینی اور عرق ریزی سے کام لیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اُن کی اس توجہ کے باعث ہم میں سے

چند دوست یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ خواجہ صاحب کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تو
درصل اس کام پر ملنی چاہیے تھی''۔

ان کے یہ جملے میرے لیے اعزاز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر میری محنت [illegible] اور عرق ریزی اعزازی ہی رہی۔

اس موقع پر مناسب ہوگا کہ میں نے مجید امجد کے کلام کو جمع کرنے اور ترتیب دینے میں جو محنت اور جستجو کی اس کا ایک سرسری حال بیان کردوں۔

۱۹۷۲ء میں میں نے مجید امجد کا ایک انٹرویو ساہیوال میں ان کے مکان پر ریکارڈ کیا تھا۔ اس وقت میں نے انھیں کسی اچھے ناشر سے ایک یا دو مجموعے شائع کروانے کی پیشکش کی۔ وہ راضی ہو گئے اور وعدہ کیا کہ وہ دو مجموعوں کو حتمی شکل دے سکیں گے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ ایک مجموعہ شب رفتہ کے بعد سے ۱۹۶۸ء تک کے کلام پر مشتمل ہو اور دوسرا مجموعہ ''فعلن فعلن'' والی بحر میں کہی گئی نظموں سے ترتیب پائے۔ ان دنوں مجید امجد کی صحت بہت خراب رہنے لگی تھی۔ میں نے احتیاطاً وہ موٹی موٹی کاپیاں خریدیں اور ان میں ان کا تمام کلام مختلف ذرائع سے حاصل کر کے لکھنا شروع کر دیا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو یہ کاپیاں بھر چکی تھیں۔ اس دوران میری ملاقات کسریٰ منہاس (اب مرحوم) سے ہوئی۔ رفتہ رفتہ ان سے میرے نیازمندانہ مراسم استوار ہو گئے۔ انھوں نے مجھے نہ صرف ''عروج'' جھنگ کی فائلیں عطا کیں بلکہ امجد کا کچھ نادر کلام بھی فراہم کیا۔ پھر جناب جاوید قریشی کی عنایت سے مجید امجد کے مسودات میری نظر سے گزرے۔ میں نے اس سارے انمول خزانے کو بہت وقت صرف کر کے ترتیب دیا۔ بعض نظموں کے سنین تخلیق امجد صاحب نے تحریر نہیں کیے تھے۔ انھیں تلاش کر کے خلا پر کیے۔ بڑی جستجو کے بعد میں اس قابل ہو سکا کہ تمام کلام کو تاریخی ترتیب سے یکجا کر سکوں۔ اس کے بعد مسئلہ یہ تھا کہ امجد صاحب اپنے کلام پر مسلسل محنت کرتے رہتے تھے۔ ترمیم و تنسیخ کا یہ عمل غیر مختتم تھا۔ نتیجہ یہ کہ بعض نظموں کے ایک سے زیادہ ''ورژن'' موجود تھے۔ ان میں سے کون سا ''ورژن'' شاعر کی منشا کے مطابق تھا اور کون سا نہیں تھا؟ اس الجھن کو سلجھانا سہل نہیں تھا۔ اکثر جگہ میں نے آخری ''ورژن'' کو ترجیح دی مگر چند نظموں میں اولیں ورژن بہتر معلوم ہوا اس

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لیے اس کو اختیار کیا گیا۔ مجید امجد کی بہت سی نظموں میں لفظی تبدیلیاں ملتی ہیں۔ رسائل میں پہلی دفعہ اور طرح سے شائع ہوئی ہیں اور بعد میں چند الفاظ تبدیل کر کے قدرے مختلف صورت میں چھپوادی گئی ہیں۔ بعض اوقات یہ فیصلہ کرنا بھی آسان نہیں کہ آگے پیچھے مختلف رسائل میں چھپنے والی نظموں میں سے آخری ورژن کون سا ہے کیونکہ یہ بھی ممکن ہے چند ماہ بعد چھپنے والی نظم ترمیم کے مراحل سے چند ماہ پہلے گزر چکی ہو۔ ان اُلجھنوں کو تقابلی مطالعے کے بعد سلجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک اور بڑا مسئلہ بعض الفاظ کی صحت یا عدم صحت کا ہے۔ امجد کے ہاں متعدد غیر مستعمل الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ بعض الفاظ اور تراکیب انہوں نے خود تراش لی ہیں۔ اس لئے رسائل میں مدیر اور کاتب انہیں درست پڑھ نہیں سکے۔ چنانچہ متعدد الفاظ بار بار غلط نقل ہوتے رہتے ہیں۔ میں نے انتہائی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی لفظی اُلجھنوں کو جہاں تک ممکن ہو سکے سلجھایا جائے۔ اس طول کلامی کے بعد شاید یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ کلیاتِ مجید امجد محض جلد بازی میں جمع کیا ہوا پشتارہ نہیں ہے بلکہ تلاش، تجسس، تحقیق اور توجہ سے 'شیرازہ بند' کیا ہوا مجموعہ ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہ کلام مجید امجد پر تنقید کے لیے ایک مضبوط بنیاد ثابت ہو چکا ہے۔ اُمید ہے اس کا موجودہ ایڈیشن پہلے سے زیادہ پسند کیا جائے گا۔

الحمد پبلی کیشنز کے صفدر حسین صاحب میرے عزیز دوست ہیں۔ کلیاتِ مجید امجد کی یہ اشاعتِ نو ان کے ذوقِ طباعت کی عکاسی کرتی ہے۔ میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس ضخیم کلیات کی اشاعت کا اہتمام کیا اور اسے عام قاری کی دسترس میں رکھنے کی سعی کی۔

خواجہ محمد زکریا

۶ ستمبر ۲۰۰۳ء

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

موجِ تبسم

ستاروں کو نہ آتا تھا ابھی تک مسکرا اٹھنا
دیے بن کر یوں ایوانِ فلک میں جگمگا اٹھنا
حسیں غنچوں کے رنگیں لب تھے ناواقف تبسم سے
چمن گونجا نہ تھا اب تک عنادل کے ترنم سے
نہ پروانے تھے جلتے شمعِ سوزاں کے شراروں میں
نہ آئی تھی ابھی ہمت یہ ننھے جاں نثاروں میں
ابھی گہوارۂ ابرِ بہاری میں وہ سوتی تھی
نہ بجلی یوں شرر بار اور خرمن سوز ہوتی تھی
نہ اب تک ارتعاشِ نغمہ تھا بربط کے تاروں میں
نہ اب تک گونجنے پائے تھے نغمے نغمہ زاروں میں
نہ اب تک آبشاریں پتھروں سے سر پٹکتی تھیں
نہ اب تک رونے دھونے میں یوں راتیں اُنکی کٹتی تھیں
سمجھتا تھا نہ دل اب تک نشاط و رنج و کلفت کو
نہ چھیڑا تھا ابھی تک اس نے اپنے سازِ اُلفت کو

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ابھی تیروں کو ترکش ہی میں ڈالے دیوتا کیوپڈ
کھڑا خالی کماں کو تھا سنبھالے دیوتا کیوپڈ
جہاں پر حکمراں تھی ایک ہیبت خیز خاموشی
مصیبت ریز، خوف آمیز، ہول انگیز خاموشی
یکایک بجلیاں تڑپیں فغانِ بزمِ ہستی میں
ہزاروں جاگ اُٹھے فتنے اس دُنیا کی بستی میں
خموش و پرسکوں عالم میں دوڑی روحِ بیتابی
ہوئی ہر ذرۂ رقصاں میں پیدا شانِ سیمابی
سمندر کی روانی ہوگئی تبدیل طوفاں میں
پڑا شورِ گلوں کے قہقہوں کا غُل گلستاں میں
شبستانوں سے رندوں کی صدائے ہاؤ ہو اُٹھی
دبستانوں سے بُلبل کی نوائے ہاؤ ہو اُٹھی
ٹپکنے لگ گئی سرجوئے کہساری چٹانوں سے
مچل کر بجلیاں ٹوٹیں زمیں پر آسمانوں سے
اُٹھایا شور افزا آبشاروں نے رباب اپنا
سنایا گا کے سبزے کو گزشتہ شب کا خواب اپنا
حیاتِ تازہ یوں دوڑی دلوں کی کائناتوں میں
کہ جیسے برق چمکے برشگالی کالی راتوں میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یم ہستی میں کیف و نور کا سیلِ رواں آیا
ریاضِ دہر میں اک رنگ و بو کا کارواں آیا
جہاں بس رہ گیا بن کر طلسمِ کیف و سرمستی
نشوں کی ایک دُنیا اور کیفیات کی بستی
فلک اِک گنبدِ زریں زمیں اک بقعۂ نوریں
یہ ساری کائناتِ شش جہت اِک جلوۂ رنگیں
یہ موجِ بحرِ امکاں جلوۂ موجِ تبسم ہے
چمک کر جو ترے لب پر فروغ افزائے عالم ہے
تبسم جس کی رنگینی ترے ہونٹوں پہ رقصاں ہے
تبسم آہ جس کا رقص مضرابِ رگِ جاں ہے

(۱۹۳۲ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اقبال

اقبال! کیوں نہ تجھ کو کہیں شاعرِ حیات — ہے تیرا قلب محرمِ اسرارِ کائنات
سرگرمیٔ دوام ہے تیرے لئے حیات — میدانِ کارزار ہے تجھ کو یہ کائنات
مشرق تری نظر میں ہے اُمید کا افق — مغرب تری نگاہ میں ہے غرقِ سیآت
یورپ کی ساری شوکتیں تیرے لئے سراب — ہنگامۂ تمدنِ افرنگ ' بے ثبات
اسلامیوں کے فلسفے میں دیکھتا ہے تو — مظلوم کائنات کی واحد رہِ نجات
تیرا کلام جس کو کہ بانگِ درا کہیں — ہیں اُسکے نقطے نقطے میں قرآں کے نکات
بھولے ہوؤں کو تو نے دیا درسِ زندگی — زیبا ہے گر کہیں تجھے خضرِ رہِ حیات
سینے میں تیرے عشق کی بیتاب شورشیں — محفل میں تیری قدس کی رقصاں تجلیات
عُریاں تری نگاہ میں اسرارِ کن فکاں — مضمر ترے ضمیر میں تقدیرِ کائنات

دُنیا کا ایک شاعرِ اعظم کہیں تجھے
اسلام کی کچھار کا ضیغم کہیں تجھے

(۱۹۳۳ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہوائی جہاز کو دیکھ کر

یہ تہذیب اور سائنس کی ترقی کا زمانہ ہے — رہے گا یوں بھلا کب تک درندوں کی طرح انساں
یہ علم و دانش و حکمت کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے — ہوا میں لگ گیا اُڑنے پرندوں کی طرح انساں

وہ دیکھو ہیں فضا میں مائل پرواز طیارے — گرجتے، گھومتے، گرتے، سنبھلتے اور چکراتے
فضائے آسماں کی سیر کرنے والے سیارے — وہ دیکھو جا رہے ہیں گنگناتے، گونجتے، گاتے

اُدھر وہ خوش نصیب اور صاحب اقبال انساں ہیں — جنھیں بخشی گئی اِن برق پاروں کی عناں گیری
اُدھر وہ ذوقِ علم و فن سے مالا مال انساں ہیں — جنھیں سونپی گئی دنیائے حکمت کی جہانگیری

اِدھر ہم لوگ ہیں کیفیت فکر و نظر جن کی — جہاں میں قوت پرواز سے محروم رہتی ہے
اِدھر ہم لوگ ہیں دُنیا میں جنکی مضمحل ہستی — حیاتِ جاوداں کے راز سے محروم رہتی ہے

اگر یہ آرزو انساں کے دل میں جلوہ گر ہوگی — کہ چھن جائیں نہ عیشِ سرمدی کی زینتیں اِس سے
تو اس کی زندگی تابندہ تر پائندہ تر ہوگی — فقط سعیِ مسلسل سے فقط ذوقِ تجسس سے

(۱-۱۲-۱۹۳۴)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آہ یہ خوش گوار نظارے!

سامنے کیا ہے اک پہاڑی ہے
خوب صُورت، بلند اور شاداب
اس کی چیں بر جبیں چٹانوں پر
رقص کرتے ہیں سایہ ہائے سحاب
اس کی خاموش وادیاں، یعنی
ایک سویا ہُوا جہانِ شباب
اس کی سقفِ بلند کے آگے
آسماں ایک سرنگوں محراب
شام کے وقت کوہ کا منظر
جیسے بھولا ہوا طلسمی خواب
جھومتے، ناچتے ہوئے چشمے
چھوٹتا، پھیلتا ہُوا سیماب
دُوب کی رینگتی ہوئی بیلیں
پتھروں سے پٹے ہوئے تالاب

آہ یہ خوش گوار نظارے
خلد کے شاہکار نظارے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چیلوں کے اف یہ بے شمار درخت — اور یہ ان کی عنبریں بو باس
سنبلیں کونپلوں سے چھنتے ہوئے — یہ نسیم شمال کے انفاس
سایہ ہائے دراز کے نیچے — سرنگوں جھاڑیوں کا خوف و ہراس
چیلوں کی چوٹیوں پہ صبح کے وقت — سبز پتوں کا زرنگار لباس
یہ دھواں جھونپڑوں سے اٹھتا ہوا — کوہ کے اس طرف افق کے پاس
یہ برستی ہوئی گھٹا کا سماں — قلب شاعر پہ بارش احساس

آہ یہ خوش گوار نظارے
خلد کے شاہکار نظارے

مرغزاروں میں تا بحد نظر — لطف افزا فضا مہکتی ہوئی
شب کو دہقاں کے تنگ جھونپڑے سے — سرخ سی روشنی جھلکتی ہوئی
ابر میں کوندتی ہوئی بجلی — دامن آتشیں جھٹکتی ہوئی
کوہ کی سربلند چوٹی سے — اک نئی تازگی ٹپکتی ہوئی

آہ یہ خوش گوار نظارے
خلد کے شاہکار نظارے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وادیوں کا ہر ایک خار حقیر — امتدادِ زمانہ کی تصویر
قدسیوں کی ادائے کج نگہی — صبح کے آفتاب کی تنویر
جلوہ ہائے شفق کی عریانی — ایک رنگین خواب کی تعبیر
زمہریری ہوا کے جھونکوں سے — ڈبڈبائی ہوئی سی چشم اثیر

آہ یہ خوش گوار نظارے
خلد کے شاہکار نظارے

چاہتا ہوں کہ اپنی ہستی کو — سرمدی کیف میں ڈبو جاؤں
چاہتا ہوں کہ ان فضاؤں کی — وسعتِ بیکراں میں کھو جاؤں
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں میں — جذب ہو جاؤں جذب ہو جاؤں

آہ یہ خوش گوار نظارے
خلد کے شاہکار نظارے

(۱۹۳۴ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

محبوبِ خداؐ سے

نو بہارِ گلستانِ معرفت — یعنی اے روح و روانِ معرفت
تیرے دل میں جلوۂ ربِ جمیل — تیری محفل میں سرودِ جبرئیل
اہتمام و اہتزازِ کائنات — تیری اک ادنیٰ نگاہِ التفات
قرب یابِ درگہِ یزداں ہے تو — ساقیٔ خُمِ خانۂ عرفاں ہے تو
جھک رہا ہے تیرے در پر آسماں — چومتا ہے تیرے قدموں کو جہاں
تیرے دم سے دل کی کلیاں کھل گئیں — بدنصیبوں کو مرادیں مل گئیں
تیری چوکھٹ پر جھکی جس کی جبیں — ہوگیا اس کے جہاں زیرِ نگیں
میں سمجھتا ہوں کہ تیری خاکِ پا — کیمیا ہے کیمیا ہے کیمیا
مجھ پہ گر تو لطف فرمائی کرے — بخت میرا نازِ دارائی کرے
میں بھی ہوں اک بندۂ عصیاں شعار — کشتۂ جور و جفائے روزگار
میں بھی تیرا بستۂ فتراک ہوں — کس قدر غمگین ہوں غمناک ہوں
میں زمانے بھر سے ٹھکرایا گیا — میں ہر اک محفل سے اُٹھوایا گیا
درگہِ عالم سے دھتکارا ہوا — بخت اور تقدیر کا مارا ہوا
اب ترے دربار میں آیا ہوں میں — دل میں لاکھوں حسرتیں لایا ہوں میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مجھ کو یہ غم ہے وہ اک لمحۂ نایاب کہ جو
حاصل سلطنت عالم امکانی ہے
جب مری زیست سے ٹکرا کے بھسم ہو بھی گیا تب مجھے معلوم ہوا
تب میں سمجھا، کہ یہ راہیں، یہ گھروندے، یہ چھبکتی دنیا
اب یہ سب کچھ غمِ جاوید کی اک دھڑکن ہے
اب یہی زخم ہیں اور شغل نمک پاشی ہے

آج بھی جب کہیں رستے میں، کسی موڑ، کسی منزل پر
کسی دیوار سے کنکر بھی پھسل جاتا ہے
کوئی دامن کہ جسے ناز گل افشانی ہے
دھوپ میں سوکھتی خرما کی چنگیروں سے بھرے کوٹھوں سے
ایک پل کے لئے اُڑتا ہے سمٹتا ہے تو ڈھیرے ڈھیرے
کوئی لے سی مرے احساس میں بھر جاتی ہے
تارِ بربط کی کوئی لرزش پنہانی ہے

جو شب و روز کے ایواں میں فغاں بن کے بکھر جاتی ہے
آسمانوں سے، زمینوں سے کسی دل کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے
کوئی چپکے سے مرے کان میں کہہ جاتا ہے
سنتے ہو، کس کی یہ آواز ہے، پہچانی ہے؟

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تجھ کو میری بے کسی کا واسطہ   اپنی شانِ خسروی کا واسطہ

مر رہا ہوں زندگی کا جام دے   رحمت جاوید کا پیغام دے

اب زمانے میں مرا کوئی نہیں   آسرا تیرے سوا کوئی نہیں

اک فقط درد آشنا تو ہی تو ہے   میرے دل کا مدعا تو ہی تو ہے

جب ترے دربار میں آتا ہوں میں   جب تری سرکار میں آتا ہوں میں

عظمت مفقود کو پاتا ہوں میں   منزل مقصود کو پاتا ہوں میں

تیرے آگے ہاتھ پھیلاتا ہوں میں   جھولیاں بھر بھر کے لے جاتا ہوں میں

زندگی کی زندگی تو ہی تو ہے   روح کی تابندگی تو ہی تو ہے

میرے دل کو مہبطِ انوار کر

مجھ کو بھی بینندۂ اسرار کر

(۱۹۳۴ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رازِ گراں بہا

نہ رہنما سے تعلق نہ راستہ معلوم
ترے جنونِ تجسس کا منتہا معلوم

نہ آرزوئے ترقی نہ جستجوئے کمال
تری حیات کا مقصد ہے کیا خدا معلوم

یہی ہے حال اگر پستی عزائم کا
مآلِ خواہش تکمیل ارتقا معلوم

نہاں ہے محنت پیہم میں راحت جاوید
نہیں ہے تجھ کو یہ رازِ گراں بہا معلوم

تو اجتماع مصائب سے ڈر رہا ہے کیوں
نہیں تحمل آفات کا صلا معلوم!

حریم قدس کی رنگینیوں کا مرکز ہے
وہ دل کہ جس کو نہیں خوف ما سوا معلوم

(۲۳-۱۲-۱۹۳۴)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گاؤں

یہ تنگ و تار جھونپڑیاں گھاس پھوس کی — اب تک جنھیں ہوا نہ تمدن کی چھو سکی
ان جھونپڑوں سے دُور اور اس پار کھیت کے — یہ جھاڑیوں کے جھنڈ یہ انبار ریت کے
یہ سادگی کے رنگ میں ڈوبا ہُوا جہاں — ہنگامہ جہاں ہے سکوں آشنا جہاں
یہ دوپہر کو کیکروں کی چھاؤں کے تلے — گرمی سے ہانپتی ہوئی بھینسوں کے سلسلے
ریوڑ یہ بھیڑ بکریوں کے اُونگھتے ہُوئے — جھک کر ہر ایک چیز کی بو سونگھتے ہوئے
یہ آندھیوں کے خوف سے سہمی ہوئی فضا — جنگل کی جھاڑیوں سے سنکتی ہوئی ہَوا
یہ شام کے مناظرِ رنگیں کی خامشی — اور اس میں گونجتی ہوئی جھینگر کی راگنی
بچے غبارِ راہگزر پھانکتے ہوئے — میدان میں مویشیوں کو ہانکتے ہوئے
برفاب کے دفینے اُگلتا ہوا کنواں — یہ گھنگھروؤں کی تال پہ چلتا ہوا کنواں
یہ کھیت، یہ درخت، یہ شاداب گرد و پیش — سیلابِ رنگ و بو سے یہ سیراب گرد و پیش
مست شباب کھیتیوں کی گلفشانیاں — دوشیزۂ بہار کی اُٹھتی جوانیاں
یہ نزہت مظاہر قدرت کی جلوہ گہ — ہاں ہاں یہ حسن شاہد فطرت کی جلوہ گہ

دُنیا میں جس کو کہتے ہیں گاؤں یہی تو ہے
طوبیٰ کی شاخ سبز کی چھاؤں یہی تو ہے

(۲۴-۷-۱۹۳۵)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حالی

مسدس کا مصنف شاعر جادو بیاں حالی
وہ حالی عندلیب گلشن ہندوستاں حالی

قلم کی نوک سے جس نے رباب روح کو چھیڑا
حریم قدس کا وہ مطرب شیریں زباں حالی

جہاں آرا نظر جس کی، رموز آگاہ دل جس کا
وہ اسرار و معارف کا محیط بیکراں حالی

فلک جسکو کرے سجدے زمیں جسکے قدم چومے
وہ حالی ہاں وہی شخصیت گردوں نشاں حالی

وہی حالی جسے دانائے رازِ زندگی کہہ دیں
جسے سرمایہ سوز و گدازِ زندگی کہہ دیں

وہ حالی چھوڑ کر جس نے کہانی بلبل و گل کی
بھلا کر قلقل وجد آفریں میخانہ مل کی

نئے انداز سے چھیڑی فضائے بزم عالم میں
حدیث دل فروز اسلام کے شان و تجمل کی

وہ حالی توڑ کر جس نے طلسم گیسوئے پیچاں
دکھائی شان موج زندگانی کے تسلسل کی

وہ جس نے قصہ ہائے نرگس بیمار کے بدلے
سنائی داستاں اوضاع ملت کے تعطل کی

وہ حالی جس کے آنے سے جہاں میں انقلاب آیا
وہ جس کے شعر سے ہندوستاں میں انقلاب آیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہی حالی جو سوتوں کو جگانے کیلئے آیا وہی حالی جو مُردوں کو جِلانے کیلئے آیا
جسے صحرائے بطحا کے حُدی خوانوں نے چھیڑا تھا نئی لے میں اسی نغمے کو گانے کیلئے آیا
وہ حالی ہاں وہ مردِ حق جو کفرستان عالم میں خدا کے نام کا ڈنکا بجانے کیلئے آیا
وہ حالی وہ معلم مکتب اخلاق ملت کا جو ہر انسان کو انساں بنانے کیلئے آیا

وہ حالی جو علمدار وقار زندگانی ہے
سرورِ جاودانی ہے بہار زندگانی ہے

وہی حالی جو اذکار و نصیحت کیلئے آیا وہی حالی جو ارشاد و ہدایت کیلئے آیا
وہی شاعر کہ جس نے شعر کی طرزِ کہن بدلی وہی ناقد جو تبلیغ صداقت کیلئے آیا
وہی رہبر کہ جس نے گمرہوں کی رہنمائی کی وہ مصلح جو فلاح ملک و ملت کیلئے آیا
وہ فخر ایشیا' مہر سپہر شاعری حالی وہ مردِ حق جو اظہارِ حقیقت کیلئے آیا

وہ جس کے فکر کیف اندوز نے موتی لٹائے ہیں
وہ جس کے خامہ سحر آفریں نے گل کھلائے ہیں

وہی حالی کہ جو آئینہ دار باکمالی ہے نظیر بے نظیری ہے مثال بےمثالی ہے
وہی حالی کہ جسکی شاعری سلکِ لآلی ہے زباں آب زلالی ہے بیاں سحر حلالی ہے
وہ جسکے قلب میں ہنگامہ دردِ نہانی ہے وہ جسکی روح میں سرمستی تخییل عالی ہے
ہے گر قومیت ہندوستاں کا ترجماں کوئی یقیں رکھو یقیں رکھو وہ حالی ہے وہ حالی ہے

اسی حالی اسی حالی کی یہ صد سالہ برسی ہے
جبھی تو چارسُو شانِ جمالی جلوہ گری ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اسی حالی اسی حالی کا ہے یہ جشن صد سالہ　　جبھی تو آج ہے ہندوستاں کی شان دوبالا

اسے پیدا ہوئے سو سال گزرے ہیں مگر اب بھی　　جسے دیکھو وہی اس کی محبت میں ہے متوالا

ابھی تک کہ جہاں بے امتیاز مذہب وملت　　کلام حالی مرحوم کا ہے پوجنے والا

ابھی تک ہے وہی جسکی ضیاریزی جلوخیزی　　کلام حالی مرحوم ہے وہ لولوئے لالا

کلام حالی مرحوم اک گنجِ معانی ہے

جواد بیات میں اک شاہکار غیر فانی ہے

ابھی تک چل رہا ہے میکدے میں جام حالی کا　　ابھی تک مرکز تقدیس ہے پیغام حالی کا

ابھی بھولے نہیں اہل جہاں احسان حالی کے　　زمیں سے آسماں تک غلغلہ ہے عام حالی کا

اسی جانب رواں ہیں قافلے اقوام عالم کے　　بڑھا جس منزل مقصد کی جانب گام حالی کا

ابھی تک ان فضاؤں میں ہے مضمر روح حالی کی　　ابھی تک چٹکیاں لیتا ہے دل میں نام حالی کا

ابھی تک آ رہی ہے عرش سے آواز حالی کی

ابھی تک کان سنتے ہیں نوائے راز حالی کی

سپہر زندگی کا ضوفشاں ناہید ہے حالی　　نہیں، سر مطلع امید کا خورشید ہے حالی

پیام ولولہ انگیز اس کا مٹ نہیں سکتا　　جہانِ زندگی میں زندۂ جاوید ہے حالی

اگر اب بھی نہیں سمجھے تو لو میں برملا کہہ دوں　　اجی! اک آنے والے دور کی تمہید ہے حالی

چلے گا حشر تک بزمِ جہاں میں جام حالی کا

رہے گا ثبت لوح کن فکاں پر نام حالی کا

(۱۹۳۵-۱۱-۱)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لہر انقلاب کی

حالت بدل رہی ہے جہانِ خراب کی
لہرا رہی ہے دہر میں لہر انقلاب کی

تخریب جس کی حدت وشدت کا نام ہے
دنیا میں پھر نمود ہے اُس اضطراب کی

سرمائے کے نظام کا انجام ہے قریب
اب اس کی زندگی ہے کہ ہستی حباب کی

پہنچا ہے اختتام پہ دورِ ملوکیت
حد بھی تو ہو کوئی ستم بے حساب کی

بوڑھوں کی مصلحت کو بھلا پوچھتا ہے کون
سرجوشیاں ہیں جوش پہ روحِ شباب کی

اس عہد کے جوانِ جواں عزم کے لیے
تہذیب نو ہے ایک تجلّی سراب کی

پھر جاگ اُٹھا ہے جذبۂ آزادیِ وطن
تعبیر اور کیا ہو غلامی کے خواب کی

امجدؔ تو آنے والے تغیر کو بھانپ جا
مستقبلِ مہیب کی ہیبت سے کانپ جا

(۱۹۳۶-۱۰)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

محرومِ ازل

عرصۂ کونین میں کچھ بھی نہیں میرے لیے
خاک ہیں فرشِ زمیں عرشِ بریں میرے لیے
اِک جہاں کے واسطے ہے اِک جہانِ انبساط
اور ہے اشکوں میں ڈوبی آستیں میرے لیے
دوسروں کے واسطے تاج و سریر و آستاں
بندۂ مجبور کی عاجز جبیں میرے لیے
رات بھر دورِ شرابِ ارغواں ان کے لیے
صبح کو محفل کے خالی ساتگیں میرے لیے
اس خیالِ خام کو رہنے بھی دے اختر شناس
آسماں کی وسعتوں میں کچھ نہیں میرے لیے

(۱۶-۱۰-۱۹۳۶)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

عشق کی ٹیسیں جو مضراب رگِ جاں ہو گئیں
رُوح کی مدہوش بیداری کا ساماں ہو گئیں

پیار کی میٹھی نظر سے تو نے جب دیکھا مجھے
تلخیاں سب زندگی کی لطف ساماں ہو گئیں

اب لبِ رنگیں پہ نوریں مسکراہٹ؟ کیا کہوں
بجلیاں گویا شفق زاروں میں رقصاں ہو گئیں

ماجرائے شوق کی بے باکیاں ان پر نثار
ہائے وہ آنکھیں جو ضبطِ غم میں گریاں ہو گئیں

چھا گئیں دشواریوں پر میری سہل انگاریاں
مشکلوں کا اک خیال آیا کہ آساں ہو گئیں

(۲۴-۲-۱۹۳۷)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نذرِ محبت

(سانیٹ)

میں روتا ہوں مری آنکھوں سے جو آنسو ٹپکتے ہیں
پروتے ہیں لڑی سی موتیوں کی تارِ مژگاں میں
یہ موتی جن میں نورِ قدس کے جلوے جھلکتے ہیں
یہ موتی جو ستارے ہیں عروسِ شب کے داماں میں
یہ موتی جو فروغِ سوزِ الفت سے دمکتے ہیں
بکا کرتے ہیں جیبوں آستینوں کی جو دکاں میں

مری ہستی کا سرمایہ ہیں یہ نور آفریں موتی
کہ سلکِ کہکشاں بھی جن کی قیمت ہو نہیں سکتی
ابھی ان موتیوں کو عمر بھر دامن میں رولوں گا
اور آخر ان کو اک رنگین مالا میں پرولوں گا
ترے قدموں میں گر کر پریم مندر کی حسیں دیوی
اسی مالا کو میں ترے گلے میں لا کے ڈالوں گا
اور اپنی زندگی کے آخری مقصد کو پالوں گا

(۱۹-۴-۱۹۳۷)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پسِ پردہ

میری قیام گاہ کی سمت جنوب مغربی
جس میں کہ خاروخس کی ہے چھوٹی سی ایک جھونپڑی
اُس کے درِ شکستہ پہ پردہ ہے اک پھٹا ہوا
چھید سے جس کے جھانک کر دیکھ رہی ہے (آمنہ)
گائے کا دودھ دوہ کر رکھ رہی ہے وہ آگ پر
میرے قدم کی چاپ پر آ گئی در پہ بھاگ کر
سہمی ہوئی کھڑی ہے وہ ساحرۂ لطیف جاں
سانس سے اس کی لرزشیں پردۂ در پہ ہیں عیاں
دیکھ رہی ہے وہ مجھے ہنستی ہوئی نگاہ سے
ہنستی ہوئی نگاہ کی تابش بے پناہ سے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نو وارد

نازنیں! اجنبی شہرِ محبت ہوں میں
میں ترے دیس کے اطوار سے ناواقف ہوں

دیدۂ شوق کی بیباک نگاہوں پہ نہ جا
کیا کروں جرأتِ گفتار سے ناواقف ہوں

چل پڑا ہوں ترے دامن کو پکڑ کر لیکن
اس کٹھن جادۂ پُر خار سے ناواقف ہوں

مست ہوں عشرتِ آغاز کی سرمستی میں
میں ابھی عاقبتِ کار سے ناواقف ہوں

سونگھتی ہے تری زلفوں سے ابھی بوئے جنوں
ابھی دامن کے پھٹے تار سے ناواقف ہوں

دیکھ لوں تجھ کو تو بے ساختہ پیار آتا ہے
پیار آتا ہے مگر پیار سے ناواقف ہوں

دل میں یہ جذبہ بیدار ہے کیا؟ تو ہی بتا
میں تو اس جذبۂ بیدار سے ناواقف ہوں

اک مسافر ہوں ترے دیس میں آ نکلا ہوں
اور ترے دیس کے اطوار سے ناواقف ہوں

(۱۴-۹-۱۹۳۷)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جھنگ

یہ خاکداں جو ہیولیٰ ہے ظلمتستاں کا
یہ سرزمیں جو ہے نقشہ جحیم سوزاں کا

یہ تنگ و تیرہ و بے رنگ و بود یارِ مہیب
یہ طرفہ شہر عجیب و غریب و خفتہ نصیب

یہاں خیال ہے محروم اہتزاز حیات
یہاں حیات ہے دوزخ کی ایک کالی رات

یہاں پہ درد دروں کی دوا نہیں ملتی
یہاں پہ قلب و نظر کو غذا نہیں ملتی

یہاں کلیدِ حقیقت نہیں کسی کے پاس
یہاں کے تحفے حسد اور عداوت اور افلاس

یہاں ارادہ و ہمت کی وسعتیں محدود
یہاں عروج و ترقی کے راستے مسدود

ہر اک بشر ہے یہاں تنگدستیوں کے قریب
بلندیوں سے بہت دور پستیوں کے قریب

یہاں نہ روح کو راحت، یہاں نہ دل کو سرور
یہاں ہے طائر پر بستہ آدمی کا شعور

یہاں نہ پرورشِ شوقِ علم کے امکاں
یہاں نہ تربیت ذوقِ شعر کے ساماں

کبھی سے پاپ کی بھٹی میں سڑ رہا ہوں میں
ندیم جھنگ سے اب تنگ آ گیا ہوں میں

(۸-۱۰-۱۹۳۷)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تیرے بغیر

زندگی بھولا ہوا سا خواب ہے تیرے بغیر
سازِ دل اک سازِ بے مضراب ہے تیرے بغیر

روح برمائی ہوئی بے تاب ہے تیرے بغیر
آنکھ خوں روتی ہوئی بے خواب ہے تیرے بغیر

ضبطِ غم دشوار ہے آسان ہے جو کچھ بھی ہو
ضبطِ غم کرنے کی کس کو تاب ہے تیرے بغیر

کاش ہو معلوم تجھ کو ساقیِ جامِ حیات
زندگی اک جرعۂ زہراب ہے تیرے بغیر

ملگجی پلکوں پہ رسوا، رائیگاں، رم آشنا
دل کا اک اک قطرۂ خوناب ہے تیرے بغیر

پھر مرے جذبات کا وہ پر سکوں بحرِ رواں
یم بہ یم گرداب در گرداب ہے تیرے بغیر

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میری پاکیزہ جوانی صرفِ عصیاں ہو نہ جائے

جنسِ تقدیسِ وفا نایاب ہے تیرے بغیر

چاندی کرنوں کے زینوں پر قدم دھرتی ہوئی

آ ابھی جا سوئی شبِ مہتاب ہے تیرے بغیر

آ کہ پھر اس آسماں کو حکم دیں سجدے کا ہم

دشمنِ جاں گردشِ دولاب ہے تیرے بغیر

(۱۹۳۷-۱۰-۲۷)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہی دُنیا......؟

عشق پیتا ہے جہاں خونابہ دل کے ایاغ
آنسوؤں کے تیل سے جلتا ہے الفت کا چراغ
جس جگہ روٹی کے ٹکڑے کو ترستے ہیں مدام
سیم و زر کے دیوتاؤں کے سیہ قسمت غلام
جس جگہ حب وطن کے جذبے سے ہو کر تپاں
سُولی کی رسی کو ہنس کر چومتے ہیں نوجواں
جس جگہ انسان ہے وہ پیکر بے عقل و ہوش
نوچ کر کھاتے ہیں جس کی بوٹیاں مذہب فروش
جس جگہ یوں جمع ہیں تہذیب کے پروردگار
جس طرح سڑتے ہوئے مردار پر مردار خوار

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جس جگہ اٹھتی ہے یوں مزدور کے دل سے فغاں

فیکٹری کی چمنیوں سے جس طرح نکلے دھواں

جس جگہ سرما کی ٹھنڈی شب میں ٹھٹھرے جفت سے

چومتی ہے رو کے بیوہ گال سوتے لال کے

جس جگہ دہقاں کو رنج محنت و کوشش ملے

اور نوابوں کے کتوں کو حسیں پوشش ملے

تیرے شاعر کو یقیں آتا نہیں، رب العلا!

جس پہ تو نازاں ہے اتنا وہ یہی دنیا ہے کیا؟

(۱۴-۱۲-۱۹۳۷)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شرط

تجھکو یہ ڈر ہے کہ ناموس گہِ عالم میں
عشق کے ہاتھوں نہ ہو جائے تو بدنام کہیں!
آج تک مجھ سے جو شرما کے بھی تو کہہ نہ سکی
وہ ترا راز زمانے میں نہ ہو عام کہیں!
کسی شب ایسا نہ ہو نالۂ بیتاب کیساتھ
تیرے ہونٹوں سے نکل جائے مرا نام کہیں!
روزنِ در سے لگی منتظر آنکھوں کا حال
جا کے تاروں سے نہ کہہ دے شفقِ شام کہیں!
اسکی پاداش میں ساقی فلک چھین نہ لے
مرے ہونٹوں سے ترے ہونٹوں کا یہ جام کہیں!
یہ تری شرط وفا ہے کہ وفا کا قصہ
دیکھ! سن پائے نہ گردشِ گرِ ایام کہیں

ہاں مری رُوح پہ مسطور ہے یہ شرط تری
مجھے منظور ہے منظور ہے یہ شرط تری

تو یقین رکھ کہ ترے عشق میں جیتے جیتے
عدم آباد کی آغوش میں سو جاؤں گا
ایک دن دل سے جب آوازِ شکست آئیگی
اس کے آہنگِ فنا رقص میں کھو جاؤں گا
موت کے دیو کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے جو
جذب اس شعلۂ جاں سوز میں ہو جاؤں گا

اور خدا پوچھے گا وہ راز باصرار ترا
اس کے اصرار سے ٹکرائے گا انکار مرا

(۲۶-۱۲-۱۹۳۷)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اقبال

(۱)

مشعلِ زندگی کی ضو، اقبال
رہبرِ دو جہاں جلو اقبال

محفلِ طور جس سے روشن تھی
اسی شمعِ ازل کی ضو، اقبال

خس و خاشاکِ کفر کے حق میں
ایک سیلابِ تند رو، اقبال

اُفقِ تیرۂ دو عالم پہ
پرتوِ نورِ صبحِ نو، اقبال

شاعرِ زندگی پیام اقبال
زندہ و زندۂ دوام اقبال

(۲)

ساقیِ بادۂ حیات، اقبال
مطربِ سازِ کائنات اقبال

موجِ تہذیبِ نو ہے جس کیلئے
ورطۂ بحرِ سیئات اقبال

جس کے شعروں کا نقطہ نقطہ ہے
لئے قرآن کے نکات اقبال

راہِ اسلام کو سمجھتا ہے
وہ جو واحد رہِ نجات اقبال

رہ نمائے جہانیاں، اقبال
فخرِ ہندوستانیاں، اقبال

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ثبت لوحِ جہاں پہ نام اس کا　　زندۂ جاوداں کلام اس کا

حشر تک گونجتا رہے گا یوں　　دہر میں سرمدی پیام اس کا

تا بدورِ فلک' زمانے میں　　دور کرتا رہے گا جام اس کا

جس رہِ منزلِ حقیقت پر　　اٹھ چکا ہے خجستہ گام اس کا

تم بھی اس راستے پہ بڑھتے چلو

نردبانِ فلک پہ چڑھتے چلو

(۸-۱-۱۹۳۸)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مطربہ سے

فضا میں بحرِ موسیقی رواں معلوم ہوتا ہے
جہاں کا ذرہ ذرہ نغمہ خواں معلوم ہوتا ہے

سنبھلنے دے ذرا او مطربہ یہ نشتریں نغمہ
جگر کے زخم پر زخمہ کناں معلوم ہوتا ہے

یونہی گائے جا گائے جا ترا سوز آفریں دیپک
مری ہی زندگی کی داستاں معلوم ہوتا ہے

تو گاتی ہے تو میرے سامنے نظارۂ عالم
کسی فردوسِ رنگیں کا سماں معلوم ہوتا ہے

تو گاتی ہے تو آنکھیں کھول کر لیتی ہے انگڑائی
ربابِ دہر کے نغموں کی محوِ خواب رعنائی

تو گاتی ہے تو تیرے رُخ پہ زلفیں جھوم جاتی ہیں
تو گاتی ہے تو تیری مدبھری آنکھیں بھی گاتی ہیں

تو گاتی ہے تو تیرے چمپئی ہونٹوں کی مہکاریں
شرابِ نغمہ کی سرمستیوں میں ڈوب جاتی ہیں

تو گاتی ہے تو گاتے وقت تیرے رُخِ تاباں پہ
جمالِ زہرہ کی زیبائیاں جادو جگاتی ہیں

تو گاتی ہے تو تیری راگنی کی مست کن تانیں
مری رگ رگ کو نیشِ درد بن کر گدگداتی ہیں

مرے خلدِ تصور کی فضا کو جھمجھمائے جا
یونہی گائے جا، گائے جا، یونہی گائے جا گائے جا

(۲۳-۱-۱۹۳۸)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

فانی جگ

دنیا کی ہر شے ہے پیارے فانی، فانی، فانی
حسن بھی فانی، عشق بھی فانی، فانی مست جوانی
فانی جگ کی سب جگمگ ہے جانی، آنی، فانی

الفت دل کا جذبہ، جذبہ سپنا، سپنا سایہ
سایہ دھوکا، دنیا دھوکا، دنیا رام کہانی
فانی جگ کی سب جگمگ ہے جانی، آنی، فانی

پیاسے رہ گئے کلیوں اور پھولوں کے پیاسے ہونٹ
آیا جھونکا اور چلی گھنگھور گھٹا مستانی
فانی جگ کی سب جگمگ ہے جانی، آنی، فانی

تپتی ریتوں کو جو سمجھے چشموں کی جھلکاری
آخر کو شعلوں پہ لوٹے وہ مورکھ سیلانی
فانی جگ کی سب جگمگ ہے جانی، آنی، فانی

(۲۴-۴-۱۹۳۸)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عورت

تو پریم مندر کی پاک دیوی تو حسن کی مملکت کی رانی
حیاتِ انساں کی قسمتوں پر تری نگاہوں کی حکمرانی
جہانِ اُلفت تری قلمرو حریم دل تیری راجدھانی
بہارِ فطرت ترے لبِ لعل گوں کی دوشیزہ مسکراہٹ
نظامِ کونین تیری آنکھوں کے سرخ ڈوروں کی تھرتھراہٹ
فروغِ صد کائنات تیری جبینِ سیمیں کی ضو فشانی
پھڑکتے سینوں میں بس رہی ہیں قرار بن کر تری ادائیں
ترستی روحوں کو جامِ عشرت پلا رہی ہیں تری وفائیں
رگِ جہاں میں تھرک رہی ہے شراب بن کر تری جوانی
دماغِ پروردگار میں جو ازل کے دن سے مچل رہا تھا
زبانِ تخلیقِ دہر سے بھی نہ جس کا اظہار ہو سکا تھا
نمود تیری اسی مقدس حسیں تخیل کی ترجمانی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہے وادیٔ نیل پر ترا ابرِ زلف سایہ کناں ابھی تک
ترے جامِ ایراں کی مے میں تیرے لبوں کی شیرینیاں ابھی تک
فسانہ گو ہے تری ابھی تک حدیثِ یوناں کی خوں چکانی

ہے تیری اُلفت کے راگ پر موجِ رودِ گنگا کو وجداب تک
تری محبت کی آگ میں جل رہا ہے صحرائے نجداب تک
جمالِ زہرہ ترے ملائک فریب جلوؤں کی اک نشانی

تری نگاہوں کے سحر سے گل فشاں ہے شعر و ادب کی دنیا
ترے تبسم کے کیف سے ہے یہ غم کی دنیا طرب کی دنیا
ترے لبوں کی مٹھاس سے شکریں ہے زہرابِ زندگانی

ترا تبسم کلی کلی میں ترا ترنم چمن چمن میں
رموزِ ہستی کے پیچ و خم تیرے گیسوؤں کی شکن شکن میں
کتابِ تاریخِ زندگی کے ورق ورق پر تری کہانی

جو تو نہ ہوتی تو یوں درخشندہ شمعِ بزمِ جہاں نہ ہوتی
وجودِ ارض و سما نہ ہوتا نمودِ کون و مکاں نہ ہوتی
بشر کی محدودیت کی خاطر ترستی عالم کی بیکرانی

(۳۱-۳-۳۸)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نفیرِ عمل

آؤ کب تک گلۂ شومیٔ تقدیر کریں ۔۔۔ کب تلک ماتمِ ناکامیٔ تدبیر کریں
کب تلک شیونِ جورِ فلکِ پیر کریں ۔۔۔ کب تلک شکوہ بے مہریٔ ایام کریں
نوجوانانِ وطن ! آؤ کوئی کام کریں

آج برباد خزاں ہے چمنستانِ وطن ۔۔۔ آج محروم تجلی ہے شبستانِ وطن
مرکز نالہ و شیون ہے دبستانِ وطن ۔۔۔ وقت ہے چارۂ دردِ دلِ ناکام کریں
نوجوانانِ وطن ! آؤ کوئی کام کریں

آؤ اجڑی ہوئی بستی کو پھر آباد کریں ۔۔۔ آؤ جکڑی ہوئی روحوں کو پھر آزاد کریں
آؤ کچھ پیروی مسلکِ فرہاد کریں ۔۔۔ یہ نہیں شرطِ وفا بیٹھ کے آرام کریں
نوجوانانِ وطن ! آؤ کوئی کام کریں

ایک ہنگامہ سا ہے آج جہاں میں برپا ۔۔۔ آج بھائی ہے سگے بھائی کے خوں کا پیاسا
آج ڈھونڈے سے نہیں ملتی زمانے میں وفا ۔۔۔ آؤ اس جنسِ گرانمایہ کو پھر عام کریں.
نوجوانانِ وطن ! آؤ کوئی کام کریں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جامِ جم سے نہ ڈریں شوکتِ کَے سے نہ ڈریں
حشمتِ رُوم سے اور صولتِ رَے سے نہ ڈریں

ہم جواں ہیں تو یہاں کی کسی شے سے نہ ڈریں
ہم جواں ہیں تو نہ کچھ خدشۂ آلام کریں

نوجوانانِ وطن! آؤ کوئی کام کریں

رشتۂ مکر و ریا توڑ بھی دیں، توڑ بھی دیں
کاسۂ حرص و ہوا چھوڑ بھی دیں، چھوڑ بھی دیں

اپنی یہ طرفہ ادا چھوڑ بھی دیں، چھوڑ بھی دیں
آؤ کچھ کام کریں، کام کریں، کام کریں

نوجوانانِ وطن! آؤ کوئی کام کریں

(۸-۵-۱۹۳۸)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ابرِ صبوح

تیرتے بادل خنک جھونکے خمار آگیں سماں   آسماں پر ناچتی اُڑتی ابابیلوں کے راگ
اس طرح لہرا رہی ہیں اودی اودی بدلیاں   جیسے اک کافرادا کے دوش پر زلفوں کے ناگ
جیسے نیلی جھیل میں بہتی ہوئی اک اوڑھنی
بھول آئی ہو جسے معصوم پنہارن کوئی
گدرے گدرے ابر پاروں کی چھلکتی چھاگلیں   اس طرح ٹپکا رہی ہیں رس بھری مدرا کا جھاگ
جس طرح رو دے کوئی مہجور پی کی یاد میں   سونپ کر جذبات کی اندھیاریوں کو دل کی باگ
جیسے سیمیں انگلیوں سے غنچہ ہائے بہشت
چھانتے ہوں حور کے گیسو میں صہبائے بہشت
وہ اُٹھی کالی گھٹا اُٹھ بھی مری مست شباب   وہ اُڑا جاتا ہے بادل ہاں اُڑا بوتل کا جھاگ
بجھ چلا ہے روح کا آتش کدہ لا بھی شراب   پھونک دے میرے رگ و پے میں کوئی بہتی سی آگ
تجھ کو جامِ مے کے ان ہنستے شراروں کی قسم
ان ہواؤں کی قسم ان ابر پاروں کی قسم

(۱۱-۶-۱۹۳۸)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سرِ بام!

لو آ گئی وہ سرِ بام مسکراتی ہوئی
لئے اُچٹتی نگاہوں میں اک پیامِ خموش

یہ دھندلی فضاؤں میں انعکاسِ شفق
یہ سونا رستہ، یہ تنہا گلی، یہ شامِ خموش

گلی کے موڑ پہ اک گھر کی مختصر دیوار
بچھا ہے جس پہ دھندلکوں کا ایک دامِ خموش

یہ چھت کسی کے سلیپر کی چاپ سے واقف
کسی کے گیتوں سے آباد یہ مقامِ خموش

کسی کے ہونٹوں کے اعجاز سے یہ چاروں طرف
تبسموں کے ضیا پاروں کا خرامِ خموش

کسی کے مدبھرے نینوں سے یہ برستا خمار
کسی کی نقرئی بانہوں کا یہ سلامِ خموش

منڈیر پر بصد انداز کہنیاں ٹیکے
کھڑی ہوئی ہے کوئی شوخ لالہ فامِ خموش

لئے اُچٹتی نگاہوں میں اک پیامِ خموش

(۱۸-۶-۱۹۳۸)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قیدی

سخت زنجیریں ہیں قیدی! سخت زنجیریں ہیں یہ
ان کو ڈھالا ہے جہنم کی دہکتی آگ میں
انکی کڑیاں موت کے پھنکارتے ناگوں کے پیچ
انکی لڑیاں زندگی کی اُلجھنوں کے سلسلے
انکی گیرائی کے آگے تیری تدبیریں ہیں یہ
تیری تدبیریں؟ عبث سب تیری تدبیریں ہیں یہ
سخت زنجیریں ہیں قیدی' سخت زنجیریں ہیں یہ

بیڑیاں' قیدی ترے پاؤں میں ہیں تاگے نہیں
دیکھ پاپی! اپنے سر پر تیز سنگینوں کی چھت
چارسُو لوہے کی سیخوں کی فصیل بیکراں
تو ادھر بے دست و پا بے حس و حرکت بے سکت
اور ادھر اس سوچ میں ہیں تیرے ظالم پاسباں
دکھ کی کالی کوٹھڑی سے تو کہیں بھاگے نہیں
بیڑیاں' قیدی! ترے پاؤں میں ہیں تاگے نہیں

(۲۹-۹-۱۹۳۸)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کون؟

زمانے پہ چھاتی ہیں جب کالی راتیں
مرے دل سے کون آ کے کرتا ہے باتیں؟

چمکتے ہیں جب جھلملاتے ستارے
مرے من میں کیوں کوندتے ہیں شرارے؟

اُٹھاتی ہے جب کہکشاں چندر گاگر
اُبلتا ہے کیوں میرے اشکوں کا ساگر؟

گزرتے ہیں جب بادلوں کے سفینے
دھڑک اُٹھتے ہیں کیوں اُمیدوں کے سینے؟

کلی جب ہے شبنم کے جھومر سے سجتی
مری روح میں کس کی بنسی ہے بجتی؟

گلستاں میں جب پھول کھلتے ہیں ہر سُو
مجھے کس کی زلفوں کی آتی ہے خوشبو؟

یہ کیا بھید ہے کوئی بے نام ہستی
ہے آباد جس سے مرے من کی بستی

ہر اک لحظہ اک خوشنما روپ دھارے
مری روح سے کر رہی ہے اشارے

میں اس شکلِ موہوم کو ڈھونڈتا ہوں
میں اس سرِّ مکتوم کو ڈھونڈتا ہوں

(۱-۱۱-۱۹۳۸)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صبحِ نو

اے دوست! ہو نوید کہ پت جھڑ کی رُت گئی	چٹکی ہے میرے باغ میں پہلی نئی کلی
پھر جاگ اٹھی ہیں راگنیاں آبشار کی	پھر جھومتی ہیں تازگیاں سبزہ زار کی

پھر بس رہا ہے اک نیا عالم خمار کا
پھر آ رہا ہے لوٹ کے موسم بہار کا

اے دوست! اس بڑھتے کے نہیں کچھ بھی میرے پاس	یہ پہلا پھول بھیج رہا ہوں میں تیرے پاس
کومل سا، مسکراتا ہوا، مشکبار پھول	پروردگارِ عشق کا یہ بے زباں رسول
آتا ہے اک پیامِ رسائی کے واسطے	بسرے دنوں کی یاد دہانی کے واسطے
اے دوست ایک پھول کی نکہت ہے زندگی	اے دوست ایک سانس کی مہلت ہے زندگی
وہ دیکھ پو پھٹی، کٹی رات اضطراب کی	اُچھلی خطِ اُفق سے صراحی شراب کی

آ آ یہ صبحِ نو ہے غنیمت، مرے حبیب!
آیا ہے پھر بہار کا موسم! زہے نصیب!

(۹-۱۲-۱۹۳۸)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ریل کا سفر

کراچی کو جاتی ہوئی ڈاک گاڑی
دھوئیں کے سمندر میں تیراک گاڑی

مسافت کو یوں طے کیے جا رہی ہے
سفر کو غٹاغٹ پیے جا رہی ہے

یہ چٹیل سے میداں یہ ریتوں کے ٹیلے
ہیں جن پر بچھے دوب کے زرد تیلے

یہ کپاس کی کھیتیوں کی بہاریں
یہ ڈوڈوں کو چنتی ہوئی گلعذاریں

گھنے بن کی پھلواڑیوں کی تگ و دو
اور ان پر بگولوں کی زُلفوں کے پَرتو

یہ چھوٹی سی بستی، یہ ہل اور یہ ہالی
یہ صحرائیں آوارہ، بھیڑوں کے پالی

یہ حیران بچے یہ خاموش مائیں
یہ گوبر کی چھینٹوں سے لتھڑی قبائیں

یہ نہروں میں بہتا ہوا مَست پانی
یہ گنوں کی رت کی سنہری جوانی

یہ اینٹوں کا آوا، یہ اُونٹوں کی ڈاریں
یہ کیکر کے پیڑوں کی لمبی قطاریں

درختوں کے سایوں سے آباد رستے
یہ آزاد راہی، یہ آزاد رستے

بدلتے چلے جا رہے ہیں نظارے
نئے سے نئے آ رہے ہیں نظارے

یہ صحرا جو نظروں کو برما رہا ہے
مرے ساتھ بھاگا چلا آ رہا ہے

نظر ایک منظر پہ جمتی نہیں ہے
یہ موج آ کے ساحل پہ تھمتی نہیں ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ سچ ہے

یہ سچ ہے اس کی دُنیا میں کوئی قیمت نہیں ہوتی
پڑا رہتا ہے جب تک بحر کی آغوش میں موتی
یہ سچ ہے پھول جب تک شاخ سے توڑا نہیں جاتا
کسی کے گیسوئے پُر پیچ میں جوڑا نہیں جاتا
شراب ناب جب تک بٹ نہیں جاتی کٹوروں میں
جھلک سکتی نہیں ان مدبھری آنکھوں کے ڈوروں میں
یہ سچ ہے جب ندی اپنی روانی چھوڑ دیتی ہے
تو اس کے ساز کے تاروں کو فطرت توڑ دیتی ہے
یہ سچ ہے اپنے جوہر کھو رہا ہوں دیس میں رہ کر
گزرتی زندگی کو رو رہا ہوں دیس میں رہ کر

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

انقلاب

مری آنکھوں میں برستے ہوئے آنسو نہ رہے
دل کی دُنیا نہ رہی درد کے پہلو نہ رہے

ذہنوں سے روح کی اگنی کی بھبک جاتی رہی
خشک ہونٹوں سے شرابوں کی مہک جاتی رہی

نیند کا چین گیا جاگنے کی بات گئی
نشوں کا دن گیا اور مستیوں کی رات گئی

ذرّوں کے سینوں میں مہتابوں کی دُنیا نہ رہی
قرمزی رنگوں میں گم خوابوں کی دُنیا نہ رہی

ڈال رکھا تھا تخیل نے جو رنگیں پردا
رُخِ ہستی سے ہے اُٹھنے لگا رفتہ رفتہ

اب حقیقت مری آنکھوں کے قریب آتی ہے
نظر اب دُنیا کی تصویر مہیب آتی ہے

اب تبسم مجھے غنچوں کا رُلا دیتا ہے
دل کے شعلوں کا ہر اک جھونکا ہوا دیتا ہے

حسن کے ناز و ادا جانتا ہوں جانتا ہوں
اس کا سحر اس کا فسوں مانتا ہوں مانتا ہوں

چاند کی قاش سے ماتھے کی صباحت! سچ ہے
پھول کی طرح حسین چہرے کی رنگت! سچ ہے

مست نظروں میں شرابوں کی ملاوٹ! سچ ہے
سرخ ہونٹوں میں نباتوں کی گھلاوٹ! سچ ہے

دیکھتی ہیں مگر اب میری نگاہیں کچھ اور!
اب مرے فکر پہ ہیں کھل گئیں راہیں کچھ اور

اب ہر اک شے کی حقیقت پہ گماں رکھتا ہوں
اپنی تخییل کے قدموں پہ جہاں رکھتا ہوں

دیکھتا ہوں کہ نہیں کچھ بھی یہاں میرے بغیر
خس و خاشاک کا ہے ڈھیر جہاں میرے بغیر

حسن اک دھوکا ہے اور عشق ہی خود بھول ہے اک
تتلی کیوں گل پہ گرے تتلی ہی خود پھول ہے اک

(۱-۱-۱۹۳۹)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہیں پہ رہنے دے صیاد' آشیانہ مرا

یہ باغ تیرا ہے یہ پھول تیرے ہیں چن لے
گلوں کے ریشوں سے دامِ حسین کوئی بن لے
ابھی بچھا نہ اسے' ایک التجا سن لے
مرے بغیر اُجڑ جائے گا ٹھکانہ مرا
یہیں پہ رہنے دے صیاد' آشیانہ مرا

یہ سچ ہے' تیرے چمن سے چرایا ہے میں نے
یہ ایک تنکا یہیں سے اُٹھایا ہے میں نے
کہ جس پہ اپنا بسیرا بسایا ہے میں نے
ترے چمن میں تھا حق اس قدر بھی کیا نہ مرا؟
یہیں پہ رہنے دے صیاد آشیانہ مرا

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہیں پہ بیٹھ کے میں چپکے چپکے رو لوں گا
کلی کلی مجھے چھیڑے گی، میں نہ بولوں گا
نہ گاؤں گا، میں زباں تک نہ اپنی کھولوں گا
تری فضاؤں پہ گر بار ہے ترانہ مرا
یہیں پہ رہنے دے صیاد، آشیانہ مرا

تجھے ہے یاد؟ یہاں ایک پنچھی رہتا تھا
وہ جس کے نغموں کی رو میں زمانہ بہتا تھا
یہاں سے جانے لگا وہ تو رو کے کہتا تھا
"رفیق! جاتا ہوں! پھر جانے کب ہو آنا مرا
ترے سپرد یہ چھوٹا سا آشیانہ مرا"

اندھیرے میں کوئی پتا جو سرسراتا ہے
تو اب بھی راتوں کو دل میرا چونک جاتا ہے
سمجھتا ہوں وہ مرا ہم سرود آتا ہے
ہے جس کی ایک امانت یہ آشیانہ مرا
یہ ٹوٹی ٹہنی پہ برباد سا ٹھکانہ مرا

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کبھی تو آئے گا وہ مژدۂ امید لیے
اک اور جنت گلپوش کی کلید لیے
اک اور گلشن آزاد کی نوید لیے

بلا کے نام باندازِ محرمانہ مرا
وہ آ کے سر پہ اُٹھا لے گا آشیانہ مرا

وہ دیکھ! شاخیں ہلی ہیں — وہ آ رہا ہوگا
حسین کلیاں کھلی ہیں — وہ آ رہا ہوگا
رُتیں رُتوں سے ملی ہیں — وہ آ رہا ہوگا

یہیں، ادھر ہی، وہ سنگھ سنگتی پرانا مرا
یہیں پہ رہنے دے صیاد! آشیانہ مرا

(۱-۲-۱۹۳۹)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بیساکھ

بیساکھ آیا، آئی فسوں زائیوں کی رُت
آئی حسین کلیوں کی برنائیوں کی رُت!
گاؤں کے مرد و زن نے اُٹھائیں درانتیاں
آئی سنہری کھیتیوں کی لائیوں کی رُت
گندم کی فصل کاٹنے کے خوشگوار دن
محنت کشوں کی زمزمہ پیرائیوں کی رُت
خوشوں کے بکھرے بکھرے سے انباروں کا سماں
کھلواڑوں کے نگاروں کی رعنائیوں کی رُت
کھیتوں میں دلچسپ قہقہوں کا موسم حسیں
رستوں پہ گونجتی ہوئی شہنائیوں کی رُت
دہقان کی اُمید کی بار آوری کا وقت
دُنیا کے سوئے بخت کی انگڑائیوں کی رُت

(۲۴-۴-۱۹۳۹)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

یہ دنیا ہے اے قلبِ مضطر سنبھل جا
یہاں ہر قدم پر ہے ٹھوکر سنبھل جا
بڑے شوق سے پی مگر پی کے مت گر
ہتھیلی پہ ہے تیری ساغر سنبھل جا
جہاں حق کی قسمت ہے سولی کا تختہ
یہاں جھوٹ ہے زیبِ منبر سنبھل جا
قیامت کہاں کی، جزا کیا، سزا کیا
ہے ہر سانس اِک تازہ محشر سنبھل جا
وہ طوفاں نے پر خوف جبڑوں کو کھولا
وہ بدلے ہواؤں کے تیور سنبھل جا
نہیں اس خرابات میں اذنِ لغزش
یہ دنیا ہے اے قلبِ مضطر سنبھل جا

(۳۰-۴-۱۹۳۹)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قیصریت

ایک قطرہ سلطنت کی موج کا   اک سپاہی بادشہ کی فوج کا!
دوش پر تیر و کماں باندھے ہوئے   جا رہا تھا رخت جاں باندھے ہوئے
چوم کر اس کے گلابی گال کو   جاتے دم کہتا تھا اپنے لال کو
"دیکھتی ہے راستہ امی تری   جاؤ بیٹا! جاؤ! میں آیا ابھی"
بچہ مڑ کر چل پڑا اماں کی طرف   اور سپاہی خونی میداں کی طرف

urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ سپاہی جنگ میں مارا گیا   ڈوب اسکی زیست کا تارا گیا
لاش اسکی جوئے خوں میں بہہ گئی   کشتوں کے پشتوں میں کھو کر رہ گئی
لٹ گیا جب اس کی دلہن کا سہاگ   تھام لی شیطان نے اسکے دل کی باگ
اس نے کر لی ایک اور شادی کہیں   حسن اور خوئے وفا؟ ممکن نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس سپاہی کا وہ اکلوتا یتیم
آنکھ گریاں، روح لرزاں، دل دو نیم

بادشہ کے محل کی چوکھٹ کے پاس
لے کے آیا بھیک کے ٹکڑے کی آس

اسکے ننگے تن پہ کوڑے مار کر
پہرے داروں نے کہا دھتکار کر

کیا ترے مرنے کی باری آ گئی
دیکھ وہ شہ کی سواری آ گئی

وہ مُڑا چکرایا اور اوندھا گرا
گھوڑوں کے ٹاپوں تلے روندا گیا

دی رعایا نے صدا ہر سمت سے
"بادشاہِ مہرباں! زندہ رہے"

(۲۳-۶-۱۹۳۹)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قیدی دوست

میرے قیدی دوست! تو مغموم سا رہتا ہے کیوں؟
لگ کے زنداں کی سلاخوں سے کھڑا رہتا ہے کیوں؟
رات دن پتھرائی آنکھوں سے مجھے تکتا ہے تو
بات وہ کیا ہے جو مجھ سے کہہ نہیں سکتا ہے تو
تیرے سینے کی نوائے راز کو سنتا ہوں میں
جب تری زنجیر کی آواز کو سنتا ہوں میں
لیکن اے ساتھی نہ گھبرا' مژدہ ہو' کل رات کو
سنتری دہرا رہے تھے راز کی اس بات کو
"حکم آیا ہے کہ اس زنداں میں ہیں جتنے اسیر
جن کے دکھیارے دلوں میں ہیں کھٹکتے غم کے تیر
ایک آہن پوش کشتی پر انھیں کر کے سوار
بھیج دو اس بحر کے پُرخوف طوفانوں کے پار"
دیکھ! اُفق پر صبح کی دھندلاہٹوں کے درمیاں
وہ نظر آیا سفینے کا سنہری بادباں!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اب ہماری قید گہ کے قفل کھولے جائیں گے
اس سفینے پر ہر ایک بدبخت کو لے جائیں گے
اُس جگہ اِک دُوسرے کے متصل بیٹھیں گے ہم
چند گھڑیوں کے لئے آپس میں مل بیٹھیں گے ہم
اپنی اپنی داستاں رو رو کے کہہ جائیں گے ہم
چند لمحوں کے لئے نشوں میں بہ جائیں گے ہم
بیڑیوں پر تیری رکھ کے اپنی سیمائے نیاز
میں پڑھوں گا میرے قیدی دوست! اُلفت کی نماز
اتنے میں کشتی کنارے سے لپٹ جائے گی دوست
اور مرے سجدوں کی عمرِ شوق کٹ جائے گی دوست
پھر قدم رکھتے ہی ساحل پر جدا ہو جائیں گے
ازسرِنو قیدیٔ دامِ بلا ہو جائیں گے

(۲۴-۶-۱۹۳۹)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بیسویں صدی کے خدا سے

انہیں آنکھوں سے میں نے رب اکبر تیری دنیا میں
غرور حسن کو برباد و رسوا ہوتے دیکھا ہے
زر و دولت کی بے حس مورتی کے پاؤں پر میں نے
حسیں فاقہ کشوں کی لڑکیوں کو روتے دیکھا ہے
چمکتی دھوپ میں مزدور دوشیزہ کو رستوں پر
کڑکتے کوڑوں کی چھاؤں میں اینٹیں ڈھوتے دیکھا ہے
جوانی کی مہکتی رت میں بیواؤں کی آنکھوں کو
جگر کے زخم نمکیں آنسوؤں سے دھوتے دیکھا ہے
تری جنت پہ مجھ کو کیوں یقیں آئے کہ دنیا میں
گل اندا موں کو میں نے خار و خس پر سوتے دیکھا ہے
وہ جن پر تو نے برسائے ہیں اپنی بخششوں کے پھول
انہی کو میں نے ہر رستے پہ کانٹے بوتے دیکھا ہے
تری آنکھیں نہیں لیکن سنا ہے دیکھتا ہے تو
ذرا دیکھ اپنے بندوں کی نظر سے گر رہا ہے تو

(۱۹۳۹-۷-۸)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بھکشا

پھرتا پھرتا دکھ کی وادی میں کھویا کھویا سا — لے کر اپنے اُجڑے دل کا ٹوٹا پھوٹا کاسا
آ پہنچا ہے تیرے در پر یہ دکھیا بھکاری — سینے میں طوفان تمنا آنکھ سے آنسو جاری
تیرے اونچے ایواں کی یہ کنگریاں چمکیلی — چوم رہی ہیں جن کو سورج کی کرنیں البیلی
مرمر کی محرابوں کے نیچے وہ بند دریچے — جیسے بیٹھے ہوں جنت کے غلماں آنکھیں میچے
بھینی بھینی خوشبوؤں سے مہکا جالی دار جھروکا — جس کی چلمن پر ہر ہلتا سایہ رنگیں دھوکا
تیرے دوارے پر آ کر میں اوگن ہار بھکاری — آنکھوں کے رستے ٹپکا کر سینے کی چنگاری
ذرّوں کو آج اشکوں کی برساتیں بانٹ رہا ہوں — خاکِ در پر سجدوں کی سوغاتیں بانٹ رہا ہوں
دیکھ لیا اب ڈوبتی ڈوبتی نبضیں کھاتی ہیں ہچکولے — روح کا پنچھی دل کی مٹی پر ہے کندے تولے

خاک میں مل جانے کو ہے اک چندر روپ جوانی
جیون کی بھکشا دے دے او راج محل کی رانی

(۲۴-۷-۱۹۳۹)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گر اس جہان میں جینا ہے

نہ تاجِ سر کو تو بیچ اور نہ تو سریر کو بیچ
گر اس جہان میں جینا ہے تو ضمیر کو بیچ
حیا کو اپنی نگاہوں سے حکمِ رخصت دے
زباں کو زہر ملے شہد کی حلاوت دے
فریب سجدہ سے اپنی جبیں کو واقف کر
ریا کے آنسوؤں سے آستیں کو واقف کر
ہے تیرے دل میں جو چنگاری اس کا نام نہ لے
خودی کا رُتبۂ خودداری! اس کا نام نہ لے

(۱۹۳۹ء)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گھٹا سے

گھٹا! نہ رو! مرے دردوں پہ اشکبار نہ ہو
مجھ ایسے سوختہ ساماں کی غمگسار نہ ہو

لپیٹ لے یہ خنک چادریں ہواؤں کی
کسے طلب ہے تری مست کار چھاؤں کی

تو اپنے ساتھ ہی لے چل یہاں سے جاتے ہوئے
کھلونے اپنی پھواروں کے جھنجھناتے ہوئے

یہ بوندیوں کی نوائیں تجھے مبارک ہوں
یہ بہکی بہکی فضائیں تجھے مبارک ہوں

یہ نزہتیں مری محفل سے اے گھٹا لے جا
یہ اپنی بجلیوں کے ارغنوں اٹھا لے جا

میں سن چکا ہوں بہت تیری داستانیں، بس
خموش! مجھ کو نہیں راس تیرے نغموں کا رس!

نہ چھیڑ آج یہ اپنی رسیلی شہنائی!
ہے مشکلوں سے مرے آنسوؤں کو نیند آئی!

(۱-۲-۱۹۴۰)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بیاہی ہوئی سہیلی کا خط

کیا یہ سچ ہے مری سہیلی کہ تم
جلد ہی اب بیاہی جاؤ گی

اِک نئی زندگی میں اُترو گی
اِک نئی قیدگہ بساؤ گی

آج تک جن سے تم بچھڑ نہ سکیں
ان کو اس طرح چھوڑ جاؤ گی

ایک گھونگھٹ کی اوٹ میں چھپ کر
زیست کی قید کاٹ جاؤ گی

نقرئی بندھنوں میں جکڑی ہُوئی
راہِ ہستی پہ ڈگمگاؤ گی

پھر بھی آئیں گی چاندنی راتیں
تم مگر یوں نہ گنگناؤ گی

آنکھ میں ہوں گے سرمہ آلود اشک
آہ! تم پھر بھی مسکراؤ گی

آندھیوں کی زدوں میں آئی ہوئی
شمع کی طرح بجھتی جاؤ گی

آہ! یہ دُکھ بھرا نظامِ حیات
جس کے پنجے میں تلملاؤ گی

آہ! یہ طوق رسم و راہِ جہاں
جس کو زیبِ گلو بناؤ گی

جس میں جلتا ہے دل سہاگن کا
اس جہنم میں ہنستی جاؤ گی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مان لوں کیا یہ میں کہ آج کی رات | آخری گیت اپنا گاؤ گی
پانی بھرنے کے اک بہانے سے | اپنی گاگر اٹھا کے آؤ گی
آ کے ندی کنارے لہروں کو | دیر سے منتظر سا پاؤ گی
ایک لمحے کے بعد کیا ہوگا | ان کی گودی میں تھرتھراؤ گی
زندگانی کے قید خانے کی | ساری زنجیریں کاٹ جاؤ گی

کاش پہنچے یہی نوید مجھے
ملے اس خط کی یوں رسید مجھے

(۱۷-۲-۱۹۴۰)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہاں؟

موت کی گفتگو نہ کر اے دوست
آہ یہ آرزو نہ کر، اے دوست

جب تلک سانس کی روانی ہے
تیرے جیون کی رُت سہانی ہے

جب تلک دل کے داغ روشن ہیں
شش جہت میں چراغ روشن ہیں

دوست! جب تک ترا حریم نگاہ
دے رہا ہے تجلیوں کو پناہ

زندگی جام ہے محبت کا
زندگی نام ہے محبت کا!

ہم نشیں، کس قدر قریب ہیں ہم
زندگی ہے تو خوش نصیب ہیں ہم

دل سے دل کی طرب نوازی ہے
روح سے روح محو بازی ہے

آنکھیں آنکھوں میں مے انڈیلتی ہیں
انگلیاں گیسوؤں سے کھیلتی ہیں

شانے سے شانہ بھڑ رہا ہے یہاں
نغمے سے نغمہ چھڑ رہا ہے یہاں

جو بھی ارماں دلِ حیات میں ہے
آج تو دامِ ممکنات میں ہے

کل نہ معلوم کیا سے کیا ہو جائے
کل کا مفہوم کیا سے کیا ہو جائے

اُلجھے اُلجھے اجل کے دھارے سے
جا کے ٹکرائیں کس کنارے سے

کس نشیمن میں، کس ٹھکانے، کہاں —؟
اپنی منزل ہو پھر نہ جانے کہاں —؟

(۱۵-۳-۱۹۴۰)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عقدۂ ہستی

(ریل کے ایک سفر کے زبانی تاثرات)

خشک ندی کے کنارے، ریل کی پٹڑی کے پاس
کھل رہا ہے دشت میں اک لالہ آتش لباس
اس طرف کمھلائی دوب اور اس طرف سُوکھا ببول
پل رہا ہے جن کی بے احساس گودی میں یہ پھول
کھیلتا ہے گرچہ انگاروں سے اس کا ہر نفس
مٹ رہا ہے خاروخس میں ہم نشینِ خاروخس
درد کی فطرت کا دم اس طرح گھٹتا دیکھ کر
دیکھ کر اس سوز کی دولت کو لٹتا دیکھ کر
مجھ کو نظمِ زیست کی بربادیاں یاد آ گئیں
میری آنکھوں میں برستی بدلیاں لہرا گئیں
اس پر اک ساتھی نے حیرت سے کہا "کیوں کیا ہوا
او مسافر بھائی تو کیوں رو پڑا؟ کیوں، کیا ہُوا؟"

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایسے لمحے میں حقیقت کو چھپانے کے لئے

دور کیوں جائے بھلا انساں بہانے کے لئے

مسکرا کر میں نے جھٹ اس سے کہا "کچھ بھی نہیں"

یونہی بیٹھے بیٹھے آنکھیں میری دھندلا سی گئیں"

عقدۂ ہستی کو سلجھایا ہے کس نے اور کب؟

آہ اس دنیا میں دل روتے ہیں اور ہنستے ہیں لب!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مسافر

گزرگاہِ جہاں پر — ہم مسافر!
شکستہ دل، شکستہ دم، مسافر
عجب کچھ زندگانی کا سفر ہے
مسافر کا نہیں محرم مسافر
گلے ملتی ہے رو رو کر گلوں سے
کہ اس گلشن میں ہے شبنم مسافر
کٹھن ہے عشق کی منزل کٹھن ہے
چلے ہیں اس روش پر کم مسافر
ابد اک موڑ تیرے راستے کا
تو سیلِ شوق ہے، مت تھم مسافر!
گلہ کیوں شومئی قسمت کا امجدؔ؟
کرے کیوں فکرِ بیش و کم مسافر

(۲۷-۱۰-۱۹۴۰)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سازِ فقیرانہ

گلوں کی سیج ہے کیا، مخملیں بچھونا کیا
نہ مل کے خاک میں گر خاک ہوں تو سونا کیا

فقیر ہیں وہ فقیرانہ ساز رکھتے ہیں
ہمارا ہنسنا ہے کیا اور ہمارا رونا کیا

ہمیں زمانے کی ان بیکرانیوں سے کام!
زمانے بھر سے ہے کم دل کا ایک کونا کیا

نظامِ دہر کو تیورا کے کس لئے دیکھیں
جو خود ہی ڈوب رہا ہو اُسے ڈبونا کیا

بساطِ سیل پہ قصرِ حباب کی تعمیر
یہ زندگی ہے تو پھر ہونا کیا، نہ ہونا کیا

نہ رو کہ ہیں ترے ہی اشک ماہ و مہر امجدؔ
جہاں کو رکھنا ہے تاریک اگر تو رونا کیا

(۳-۱۲-۱۹۴۰)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سفرِ حیات

ہر اک نقشِ پا کی زباں پر فسانے
ہر اک ڈوب میں مضطرب سو ترانے
ہر اک موڑ پہ اس کے لاکھوں زمانے
یہ رستہ کہاں ختم ہوگا، نہ جانے؟

کسی بوستانِ حسیں کے کنارے؟
کسی وادیٔ شبنمیں کے دوارے؟
کسی خارزارِ حزیں کے ٹھکانے؟
یہ رستہ کہاں ختم ہوگا، نہ جانے؟

اُمیدوں پہ حسرت سی برسا رہے ہیں
پس و پیش سے کان میں آ رہے ہیں
بھٹکتے ہُوئے قافلوں کے ترانے
یہ رستہ کہاں ختم ہوگا، نہ جانے؟

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہر اک گام کی زد میں خاموش لاشیں
جبینوں کے ٹکڑے تو سینوں کی قاشیں
یہ گزرے ہوئے رہروؤں کے "فسانے"
یہ رستہ کہاں ختم ہوگا، نہ جانے؟

مسافر رواں ہیں ادھر آنکھ میچے
ادھر تنکے تنکے کی چلمن کے نیچے
بچھا رکھا ہے دام اپنا قضا نے
یہ رستہ کہاں ختم ہوگا، نہ جانے؟

نگاہوں کے آگے اجل کی سیاہی
کرے کیا بچارا تھکا ہارا راہی
چلا تو ہے تقدیر کو آزمانے
یہ رستہ کہاں ختم ہوگا، نہ جانے؟

(۱۹۴۰ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چچی

آگ لینے آئی جب کوئی پڑوسن شام کو — یوں چچی نے وا کیا اپنے لبِ دشنام کو

"اس موئی پاپن نے تو مجھ کو جلا ڈالا، بہن! — کوئی ہو اس بے حیا سے پوچھنے والا' بہن

یہ نگوڑی کیوں گلی کے موڑ پر کل پچھلی رات — کر رہی تھی جانے کیا سرگوشیاں اور اسکے سات"

وہ بچاری آلوؤں کو چھیلتی بے اختیار — ہاتھ میں اپنے چبھو بیٹھی چھری کی تیز دھار

صبح کو گونجی فضا میں جب کسی بنسی کی لے — اسکے سینے میں تڑپ اُٹھی کوئی بیتاب شے

ہاتھ سے چلتی ہوئی چکی کا دستہ چھٹ گیا — اک جہاں اسکے تصور میں بسا اور لُٹ گیا

اتنے میں ظالم چچی کی غیظ ناک آواز پر — جھک گئی پھر سے وہ سنگِ آسیا کے ساز پر

کیوں نہ ہو اس دُکھ کی ماری کیلیئے جینا وبال — اک چچی کے ہاتھ میں ہو جسکے گھر کی دیکھ بھال

باپ جس کا کارخانے میں کہیں مزدور ہو — اپنی اکلوتی جواں بیٹی سے کوسوں دُور ہو

جس کی ماں پھر لوٹ کر فردوس سے آئی نہ ہو

وہ ابھاگن! جس بچاری کا کوئی بھائی نہ ہو

(۱۹۴۰ء)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ملاقات

تم کو شہروں نے پکارا، سبزہ زاروں نے مجھے ۔۔۔ تم کو پھولوں نے صدا دی اور خاروں نے مجھے
میں انہی پگڈنڈیوں پر بانسری چھیڑا کیا ۔۔۔ بے ارادہ، جانے کس کا، راستہ دیکھا کیا
جب ندی پر ترمراتا شام کی مہندی کا رنگ ۔۔۔ میرے دل میں کانپ اٹھتی کوئی ان بوجھی امنگ
جب کھلنڈری ہرنیوں کی ڈار بن میں ناچتی ۔۔۔ کوئی بے نام آرزو سی میرے من میں ناچتی
ریت کے ٹیلے پہ سرکنڈوں کی لہراتی قطار ۔۔۔ نیم شب میں اور میری بانسری اور انتظار
آہ یہ سرسبز میداں، دم بخود، لاانتہی ۔۔۔ جن کی وسعت میں جوانی میری آوارہ رہی
بعد مدت کے تمھارا آج اِدھر آنا ہُوا ۔۔۔ وہ زمانہ بچپنے کا 'آہ' افسانہ ہُوا
کتنے سلجھے بال، کیسی نرم و نازک آستیں ۔۔۔ ہنس رہے ہو؟ اک تمھارا قہقہہ بدلا نہیں
مجھ کو دیکھو میں ابھی وابستۂ آغاز ہوں ۔۔۔ ان حسیں ویرانیوں میں گوش بر آواز ہوں
دوڑتی جاتی ہے دُنیا وقت کے محمل کے سات ۔۔۔ میرے حصے میں وہی بیتاب دن، بےخواب رات
ڈھونڈتا ہوں گم ہوئی ہے میری دُنیائے حسیں ۔۔۔ ہاں، انہی پچھلے بیابانوں کے پچھم میں کہیں!

ایک دن جب میرے مرنے کی خبر پائے گی وہ
میری تربت پر تو آئے گی، ضرور آئے گی وہ

(۱۹۴۱ء)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

راجا پرجا

رانجے کا کل آج!
سارا جہاں محتاج
سکھ، دھن، باج، خراج
گدی، مسند، تاج
تیس برس کا راج
اور پھر اس کے بعد
اک روضہ ویراں

پرجا کا آج نہ کل
شاخ نہ پھول، نہ پھل
بھگے دل کا دَل
بھوکا، پیاسا، شل
لاکھ برس کا پل
اور پھر اس کے بعد
مٹتے گورستاں

راجا، پرجا کہاں؟
اک بہتا طوفاں
کوہِ عظیم و گراں
کاہِ سبک ساماں
جھونپڑیاں، ایواں
نغمہ اور فغاں
ہر شے اس میں رواں
ہر شے اس میں نہاں
اور پھر اس کے بعد
ایک وہی طوفاں

(۱۹-۱۲-۱۹۴۲)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کون؟

چاندی کی پازیب کے بجتے گھنگھروؤں سے کھیلے
ریشم کی رنگیں لنگی کی سُرخ البیلی ڈوری
نازک نازک پاؤں برقعے کو ٹھکراتے جائیں
چھم چھم بجتی جائے پائل ' ناچتی جائے ڈوری !
ہائے سنہری تلے کی گلکاری والی چپلی
جس سے جھانکے مست سہاگن مہندی چوری چوری
جانے کتنی سندر ہوگی روپ نگر کی رانی
اُف چپلی میں سکڑی سکڑی اُنگلیاں گوری گوری
جھونکوں کی خوشبو ' ذرّوں میں نور لٹاتی جائے
مجھ بھاگوں کے مارے کی قسمت کوری کی کوری !

(۲۰-۱۲-۱۹۴۲)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صبح وشام

تجھ کو خبر ہے کتنی صبحیں
کتنی صبحیں بن گئیں شامیں
آرزوؤں سے مہکی صبحیں
بن کے پرانی پیاسی شامیں
ڈوب رہی ہیں ڈوب چکی ہیں
وقت کے طوفانی دریا میں
کتنی صبحیں کتنی شامیں

اب بھی رواں ہے ناؤ میری
اب بھی رواں ہے دھیرے دھیرے
دُور ہے اُمیدوں کا کنارا
دُور ہیں ارمانوں کے جزیرے
دُور، اُفق سے دُور، وہ دُنیا
جس کی فضا میں جھومیں جھامیں
نوریں صبحیں، رنگیں شامیں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ان صبحوں کو ان شاموں کو
کون مری دُنیا میں لائے
ہائے میری دُکھیا دنیا
جس کے اُجالے بھی ہیں سائے
وہ سائے جن کی ظلمت کو
سونپ چکی ہیں اپنی نگاہیں
میری صبحیں میری شامیں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

کیا گریباں چاکِ صبح اور کیا پریشاں زلفِ شام
وقت کی لاانتہی زنجیر کی کڑیاں تمام

دیکھیے تنکے کی ناؤ کب کنارے جا لگے
موج بے دہشت خروش اور سیل بے وحشت خرام

شمع کے دامن میں شعلہ، شمع کے قدموں میں راکھ
اور ہو جاتا ہے ہر منزل پہ پروانے کا نام

زیست کی صہبا کی رَو تھمتی نہیں، تھمتی نہیں!
ٹوٹتے رہتے ہیں نشّے، پھوٹتے رہتے ہیں جام

(۱۹۳۲ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ارتھی

تو نے کیا دیکھا؟ تو نے کیا سمجھا؟
جب تری زندگی نواز آنکھیں
گوشۂ بام کی بلندی سے
فرطِ حیرت سے، دردمندی سے
جھک پڑیں اُس ہجومِ گریاں پر
جو گزرتا تھا تیرے کوچے سے
ایک ارتھی اُٹھائے شانوں پر

چند سہمے سے پھول اور اک چادر
زندگی کی بہار کا انجام؟
بحرِ ہستی کی آخری منجدھار؟
تیرے حسن اور مرے جنوں کا مآل؟
اپنا احساس تھا کہ میرا خیال؟
میں نے دیکھا تو سوگواری تھی
تو نے کیا سوچا؟ تو نے کیا سمجھا؟

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حسینؓ

وہ شام، صبحِ دو عالم تھی جب بہ سرحدِ شام
رُکا تھا آ کے ترا قافلہ، ترے خیّام!
متاعِ کون و مکاں، تجھ شہید کا سجدہ
زمینِ کرب و بلا کے نمازیوں کے امام
یہ نکتہ تو نے بتایا جہان والوں کو!
کہ ہے فرات کے ساحل سے سلسبیل اک گام
سوارِ مرکبِ دوشِ رسولؐ — پورِ بتولؓ
چراغِ محفلِ ایماں ترا مقدس نام!

(۱۳-۱-۱۹۴۳)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہزاروں راستے ہیں

ہزاروں راستے ہیں منزلیں ہیں
سمندر اور صحرا بھی ہیں حائل
مگر رہبر ستارے کی شعاعیں
ہیں ہر رہرو کے سینے کی متاعیں
ہر اک کشتی سمجھتی ہے کہ تارا
رواں ہے ساتھ اس کے بن کے رہبر

تمھاری رَہ مری منزل الگ ہے
تمھارے دل سے میرا دل الگ ہے
سمندر اور صحرا ان میں حائل
کسے معلوم ہے یہ دو مسافر
کبھی اک دوسرے سے مل سکیں گے
کبھی شاید یہ غنچے کھل سکیں گے!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مگر دونوں کا رہبر ہے وہ تارا
جو اک دن میرے حرفِ آرزو پر
تمھاری انکھڑیوں سے گر پڑا تھا
جبینِ وقت پر تاباں ہُوا تھا

شب و روز آئے اس کے بعد لاکھوں
ابھی تک اس کی کرنوں کے اشارے
صدا بھٹکے ہوؤں کو دے رہے ہیں
ہماری کشتیوں کو کھے رہے ہیں
ہمارے راستے کتنے الگ ہوں
ہماری منزلیں کتنی جُدا ہوں
مگر رہبر ستارا تو وہی ہے
امیدوں کا کنارا تو وہی ہے

(۱۸-۱-۱۹۴۳)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نعتیہ مثنوی

شہر مکہ بتوں کی بستی ہے
چار سو تیرگی برستی ہے

لو وہ اک نور کی کرن پھوٹی
بزمِ آفاق جگمگا اُٹھی

دیکھنا اک یتیم بے ساماں
بے نوا، کم سخن، تہی داماں

جس نے یوں سال وسن گزارے ہیں
بھوک میں اپنے دن گزارے ہیں

پیرہن تن پہ تارتار اس کا
کوئی محرم نہ دوستدار اس کا

تپتی ریتوں پہ محوِ خواب کہیں
تیز کانٹوں سے زخم یاب کہیں

چلتی تیغوں کے درمیان کبھی
کنکروں سے لہولہان کبھی

ذرہ ذرہ عدوئے جاں اس کا
تشنۂ خوں ہے اِک جہاں اس کا

ہاں مگر لب جب اُسکے ہلتے ہیں
دل کے مرجھائے پھول کھلتے ہیں

جب وہ پیغامِ حق سناتا ہے
وجد میں دو جہاں کو لاتا ہے

جب وہ اُونچی صدا سے کہتا ہے
ہادیانہ ادا سے کہتا ہے

گمرہو! تم یہ کیا سمجھتے ہو
پتھروں کو خدا سمجھتے ہو

دل دہلتے ہیں قہرمانوں کے
دیئے بجھتے ہیں کفر خانوں کے

بات یہ کیا زبان سے نکلی
لاکھ تلوار میان سے نکلی

ظالموں کی اذیتیں اِک سمت
اور خدا کی مشیتیں اِک سمت

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیکھنا تیز دھوپ کی لو میں — آندھیوں کی شرارہ گوں رہ میں
مکے سے دُور اور مدینے کے پاس — جارہا ہے کوئی بہشت انفاس
جارہا ہے وہ کوئی راہ نورد — دو جہاں اسکی پاک پلکوں کی گرد
سانڈنی پر سوار جاتا ہے — درمیانِ غبار جاتا ہے
ساتھ اک صدقِ جاں روانہ ہے — عشق کا کارواں روانہ ہے
سرِ مکہ کچھ اور منظر ہے — مرتضیٰؓ ہے نبیؐ کا بستر ہے
شب ہے اندھیرا گھرا گھرا ہے — چار سُو قاتلوں کا پہرا ہے
وہ پیمبر کی چارپائی پر — ہنستا ہے بے سمجھ خدائی پر

سوئے یثرب نبیؐ کی باگ اُٹھی — کفر کے خرمنوں سے آگ اُٹھی
روئے صحرا کے ٹیلے ٹیلے پر — آج قدغن ہے ہر قبیلے پر
اس طرف سے رسولؐ اگر گزرے — تو وہ کٹوا کے اپنا سر گزرے
آہ وہ راستہ بیاباں کا — خطِ نوری جبینِ ایماں کا
اس کی پاکیزہ خاک کیا کہنا! — خاک اور تابناک کیا کہنا!
جس کے ذروں کو رشک ماہ تمام — کر گیا ناقۂ نبیؐ کا خرام
نقشِ پا دے کے جس کے سینے کو — میرا آقاؐ گیا مدینے کو
کاش وہ خاک مجھ کو مل جائے — سُرمۂ پاک مجھ کو مل جائے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں اسے رکھ کر آنکھ کے تل میں — آنکھ کے تل میں' دیدۂ دل میں
جگمگاتا پھروں زمانے میں — زندگی کے سیاہ خانے میں

جو نبیؐ کے قریب ہیں وہ لوگ — کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ
اسکے قدموں کے ساتھ رہتے ہیں — اس کی موجوں کے ساتھ بہتے ہیں
اسکے ابرو کے ہر اشارے پر — تیرتے ہیں لہو کے دھارے پر
اسکی عزت پہ سر کٹاتے ہیں — آخری وقت مسکراتے ہیں
اسکے قدموں میں دولتِ کونین — انکا ایک ایک سانس بدر و حنین
ہاں وہ دیکھو بلالؓ کی حالت — چور زخموں سے خون میں لت پت
گرم ریتی پہ تلملاتا ہے — تازیانوں کی چوٹ کھاتا ہے
موت کا خوف ہے نہ زیست کی فکر — اس کے ہونٹوں پہ لا الٰہ کا ذکر

دیکھنا جنگ اُحد کی جاری ہے — وقت اسلامیوں پہ بھاری ہے
چارسو کافروں کا ریلا ہے — ابن سکن زیادؓ اکیلا ہے
اُس نے دیکھا کہ چند پیکرِ شر — وار کرنے کو ہیں محمدؐ پر
دوڑ کر آکے درمیانِ نبیؐ — جان دے کر بچائی جانِ نبیؐ
لاش اس کی اُٹھا کے لاتے ہیں — سامنے مصطفیٰؐ کے لاتے ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ابھی کچھ اس میں ہوش باقی ہے — اک نفس کا خروش باقی ہے
دمِ آخر کے وقتِ مشکل میں — ابھی کچھ آرزو سی ہے دل میں
اپنے سینے کے بل گھسٹتا ہے — پائے محبوبؐ سے چمٹتا ہے
اُن کے قدموں کو چوم لیتا ہے — مسکراتا ہے جان دیتا ہے
آہ یہ رُتبۂ فدائے نبیؐ — آخری سانس اور یہ پائے نبیؐ
آہ یہ شمعِ حق کے پروانے — دُرجِ انسانیت کے دُردانے
کیا محبت ہے کیا ارادت ہے — موت اُن کیلئے عبادت ہے

جنگِ موتہ کا اِک سماں دیکھو — زیدؓ کے ہاتھ میں نشاں دیکھو
زیدؓ وہ اک غلام پاک نہاد — جس کو اسلام نے کیا آزاد
جب نبیؐ کی اسے غلامی ملی — دونوں عالم میں شادکامی ملی
ہر گھڑی، راحتوں میں، صدموں میں — ہے وہ شاہِ عرب کے قدموں میں
یہ ہے رنگِ اُخوتِ اسلام — آج سردارِ فوج ہے وہ غلام
وہ جری تین سو سپاہ کے ساتھ — لڑتا ہے فوجِ بے پناہ کے ساتھ
ہو محبت رسولؐ سے جس کو — لائے خاطر میں وہ بھلا کس کو
اس کی ہمت کو کون ٹوک سکے — اس کے طوفاں کو کون روک سکے
ہیں رواں زندگی کے ہنگامے — تسمہ اس کی رکاب کا تھامے

جو کچھ اس محفلِ حیات میں ہے ‏ — اسکی باگ اسکے پاک ہات میں ہے
موت اس کیلئے ہے شیریں جام — آخری گھونٹ اور عمرِ دوام
آ رہی ہے وہ فتحیاب سپاہ — لاشِ زیدِ شہیدؓ کے ہمراہ
میرِ لشکر نہیں ہے لشکر میں — صفِ ماتم بچھی ہے گھر گھر میں
وہ گہر اب نہیں خزینے میں — ایک کہرام ہے مدینے میں
آب گوں دیدۂ پیمبرؐ ہے — مرنے والے کا کیا مقدر ہے
اسکے زخموں کا خون چہرے کی دھول — پا رہی ہے نبیؐ کی آنکھ سے پھول
وہ عدم کی طرف روانہ ہے — ساتھ یہ بے بہا خزانہ ہے
اس کی بچی کو دیکھ کر رنجور — اسکے اشکوں کو چومتے ہیں حضورؐ
باپ کا صدمہ کیا پڑا اُس پر — جھک پڑی رحمتِ خدا اُس پر
رحمتِ دو جہاں کے سائے میں — فرق کیا اپنے اور پرائے میں
جس کے سر پر نبیؐ کا سایہ ہے — اسکی دُنیا ہے اس کی مایا ہے
اس کا جینا ہے اس کا مرنا ہے — ڈوب کر بھی اُسے اُبھرنا ہے
ایک منزل ہے اس کے ایماں کی — سربلندی مقام انساں کی
لو لگا کر خُدا کی ہستی سے — آدمی کو اُٹھانا پستی سے
رُوح میں شورشیں زمانوں کی — سانس میں کروٹیں جہانوں کی
دل میں سامان سو اُجالے کا — ہاتھ میں پلو کملی والے کا

(۲۶-۳-۱۹۴۳)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زندانی

دردوں کے مارے دو قیدی !
زنجیروں کی چھنکاروں میں
اک غم گیں سا ، اک حیراں سی
کالی کالی کوٹھڑیوں میں
دونوں کی نظروں پہ پہرے
ہونٹوں پہ مہریں چسپاں سی
لاکھوں آرزوئیں ، اُمیدیں
دوزخ کے ناگوں کی صُورت
سینوں میں غلطاں غلطاں سی
سہمے سہمے سے قدموں کی
آہٹ کان میں آجاتی ہے
آہٹ ! مدھم سی ، بے جاں سی
تو اک چرخے کی گھوں گھوں میں
گُم سی ہو کر رہ جاتی ہے
خوف زدہ ، پُرمعنی کھانسی
پھر وہی جلادوں کی نگاہیں
پھر وہی سنگینوں کی نوکیں
پھر وہی خنجر ، پھر وہی پھانسی

(۱۱-۵-۱۹۴۳)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ریڈنگ روم

میز پر اخبار کے پھیلے ورق
بکھرے بکھرے، تیرہ تیرہ، چاک چاک
ڈھل گئی ہے قالب الفاظ میں
سینۂ ہستی کی آہِ درد ناک
پاس ہی دیوار کو ٹیکے ہوئے
ریڈیو گرمِ سخن، محوِ بیاں
چیختی ہیں جا بجا آواز میں
خون کے چھینٹے، لہو کی بوندیاں

شام ریڈنگ روم کی مغموم شام
چند کان، اعلانچی کی بات پر
چند آنکھیں، سوچ میں ڈوبی ہوئیں
مرتکز، اخبار کے صفحات پر
ایک کمرے میں سمٹ کر آ گئے
کتنے دکھڑوں کے صدا پیکر حروف

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتنے دردوں کے مسطر زمزمے
کتنے اندھے گیانی، بہرے فیلسوف!

پھر بھی کچھ ادراک میں آتا نہیں
کیا ہے رقصِ گردشِ ایام، کیا!
اِک شکستہ ناؤ اِک خونی بھنور
کیا ہے اس افسانے کا انجام، کیا؟
یہ مفکر کچھ سمجھ سکتے نہیں!

چھت کے نیچے، روزنوں کے درمیاں
گول گول آنکھوں کے اندر مجِودید
کالے پارے کی مرقص پتلیاں

کاش یہ حیراں کبوتر جانتے
خفتہ ہے ان کاغذوں کی سطح پر
کتنے بھٹکتے آشیانوں کا دھواں
کتنے نخچیروں کی آہوں کے شرر
ہیں ان آوازوں کے اندر پرفشا

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتنے کرگس، جن کو مرداروں کی بو
کھینچ لائی ہے سرِ دیوارِ باغ!
چھت کے نیچے، مضطرب، نظارہ خو
فکر مند آنکھوں میں حیراں پتلیاں

یہ کبوتر، دیکھتے تھکتے نہیں
دیکھتے ہیں۔ سوچتے ہیں۔ کیا کریں۔
یہ مفکر کچھ سمجھ سکتے نہیں!

(۱۰-۱-۱۹۴۴)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لاہور میں

ڈاک خانے کے ٹکٹ گھر پر خریداروں کی بھیڑ!
ایک چوبی طاقچے پر کچھ دواتیں — اک قلم
یہ قلم میں نے اُٹھایا اور خط لکھنے لگا:-
"پیارے ماموں جی!
"دُعا کیجیے — خدا — رکھ لے — بھرم
"آج انٹرویو ہے! - کل تک فیصلہ ہو جائے گا
"دیکھیں کیا ہو؟ مجھ کو ڈر ہے ...."
اتنے میں تم آ گئیں!
"اک ذرا تکلیف فرما کر پتہ لکھ دیجیے"
میں نے تم سے وہ لفافہ لے لیا، جھجکا نہیں،
"بے دھڑک" لکھ ڈالا میں نے "کانپتے ہاتھوں" کیساتھ
مختصر رنگیں پتہ: "کلکتے میں - گوہر خاں کے نام!"
"شکریہ"۔ "جی کیسا؟" - اک ہنستی نگہ زیر نقاب
ڈاک میں خط — تانگہ ٹمپل روڈ کو — قصہ تمام!

(۱۲-۳-۱۹۴۴)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

آ، سازِ گلستاں کو بہ مضرابِ خار چھیڑ
مطرب، کوئی ترانہ بیادِ بہار چھیڑ

سوئے ہوئے سکوتِ چمن کو ذرا جگا،
کچھ تو — نوا طرازِ غمِ روزگار — چھیڑ

کل یہ جگہ تھی وادیٔ نکہت، رباب اُٹھا
کل یاں ہجومِ گل تھا، سرودِ بہار چھیڑ

قصہ کوئی بہ ماتمِ جام و سبو سنا
نغمہ کوئی بہ تعزیتِ سبزہ زار چھیڑ

کچھ بھی نہ ہو، خزاں تو ہے، اِک راگنی الاپ
ہر خس ہے ایک سازِ نوا در کنار چھیڑ

شاید پلٹ کے آ نہ سکے اب بہار، گا
پژمردہ شاخسار پہ جھک کر ستار چھیڑ

(..-۱۱-۱۹۴۴)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قبلا خاں

ظانا دو میں قبلا خاں کے رنگ محل کے سائے
لرزیں اس دیوانی ندی پر جس کی مقدس موجیں
گہری اور اتھاہ دراڑوں کے سینوں کو ڈستی
گھور اندھیروں کے ساگر میں بسا لیں اپنی بستی
دُور دُور تک سونا اگلتی دھرتی کا پھیلاؤ
جس کے چاروں اور فصیلیں، گنبد اور منارے
باغ — جو ہنستی آب جُوؤں کی چنچلتا سے چمکیں
بوجھل بوجھل خوشبوؤں سے لدے پھندے اشجار
بوڑھے جنگل — جیسے پرانے پہاڑوں کے ہمزاد
کہیں کہیں جن کی وسعت میں
دھوپ میں لپٹے سبزہ زار

اوہ! وہ دیکھو
گھنے گھنیرے پیڑوں کے اس پار
سبز چٹانوں کے سینوں میں گھرے بھیانک غار
ہیبت ناک مقام
رچی بسی پاکیزگیوں کا ایک فسونِ دوام

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جیسے ڈھلتے چاند کی پیلی چھایا میں گھل جائیں
برہا کی اگنی میں جل مٹنے والی اک دیوداسی کی پرچھائیں
یہی وہ غار یہی وہ گھاؤ
جس کی تھاہ سے اُچھلے کھولے
ایک اُبلتے چشمے کی اَن تھک آوازوں کا وہ الاؤ
جو دھرتی کی ہانپتی چھاتی میں بے کل سانسوں کی مانند
تڑپے اور تڑپتا جائے
جس سے جھم جھم برسیں
جلتی چٹانوں کے سیال انگارے
جیسے تپتے توے پر بھجتے دانوں کی کلپاہٹ
انہی اُچھلتی چٹانوں کے جُھرمٹ سے اُبھر کر ڈوبے
وہی مقدس دریا جس کی موجیں
گہری اور اتھاہ درازوں کے سینوں کو ڈستی
گھور اندھیروں کے ساگر میں بسا لیں اپنی بستی
یہی ہے وہ ہنگامۂ صوتِ سنگ و فروشِ دریا
جس کے روپ میں قبلاؔ خاں کے کانوں سے ٹکرائیں
گزرے بلوانوں کی صدائیں
جنگ کے نقارے کی دھم دھم

(۱۹۴۴؟)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک دُعا

(جسے درجۂ قبولیت نصیب ہوا)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

خلاقِ دو جہاں! مری آنکھوں کو نور دے
چھینی ہوئی یہ دولتِ کیف و سرور دے

پھر قوتِ نظارۂ دشت و دیار بخش!
پھر طاقتِ مشاہدۂ نزد و دُور دے

مجھ پر نگاہِ "سمیع" "بصیر" کر
مجھ کو نویدِ لطف خدائے غفور دے

اللہ! مجھ کو دیدۂ بینندہ کر عطا
مولا! تو ہی دوائے دلِ ناصبور دے

پھر سونپ میری آنکھوں کو آنکھوں کی روشنی
یہ میری چیز پھر مجھے دے اور ضرور دے

(۲۲-۱۲-۱۹۴۶)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

ضمیر راز داں ہے اور، میں ہوں
جہاں اندر جہاں ہے اور میں ہوں

درِ پیرِ مغاں ہے اور میں ہوں
وہی رطلِ گراں ہے اور میں ہوں

وہی دورِ زماں ہے اور میں ہوں
وہی رسمِ فغاں ہے اور میں ہوں

فریبِ رنگ و بو ہے اور تم ہو
بہارِ صد خزاں ہے اور میں ہوں

جہاں ہے — اور سکوت نیم شب ہے
مرا قلبِ تپاں ہے اور میں ہوں

یہ دو ساتھی نہ جانے کب بچھڑ جائیں
مری عمرِ رواں ہے اور میں ہوں

(۲-۲-۱۹۵۰)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

چمن چمن میں بہ طغیانِ رنگ لالہ پھرو
ختن ختن میں بہ انبوہِ صد غزالہ پھرو

سجا کے ہونٹوں پہ اک جشنِ زہر خند چلو
چھپا کے سینے میں صد موجِ آہ و نالہ پھرو

روش روش پہ بچھی ہے سیاہیوں کی بساط
پلک پلک پہ جلا کر چراغِ لالہ پھرو

چکید اشک فراواں سے ہے کشید شراب
جہانِ قیصر و جم میں تہی پیالہ پھرو

کنارِ دل سے گزرتی اُداس راہوں پر
ہر ایک سانس ہے عمرِ ہزار سالہ پھرو

(۱۹۵۰ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مشرق و مغرب

نہ خواب مشرق
نہ سحرِ مغرب
بس اِک چھلکتی گداز مٹی
کی چادرِ سبز، جس کے دامن
میں کل تھے انبارِ گندم و جو
اور آج انبارِ سیم و آہن

یہ کون سمجھے
یہ کون جانے
کہ اس تڑپتے ہوئے زمانے
کے سائے میں ڈولتی سی شمعوں
کی روشنی، جو پیالہ گل
صراحیِ سنگ، کوزۂ مس
کو پھاند کر، شہر و دشت و ساحل
سے اُٹھتے گرز و سنانِ خنجر

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پہ جم گئی تھی — وہ کانپتی لو
جو آج بھی طاقِ زندگی پر
سلگ رہی ہے، اسی کا پرتو
جہانِ نو کے فروغِ منزل
میں ڈھل گیا ہے
عجیب قصہ ہے ضربِ خارا
سے ذہنِ فولاد جل اٹھا ہے

نہ کوئی مشرق
نہ کوئی مغرب
مگر وہ اک زینۂ مراتب
جو اَن گنت، بے زباں غلاموں
کی ٹوٹتی پسلیوں، پہ، کل بھی،
ہزار کف در دہاں خداؤں
کے بوجھ سے کپکپا رہا تھا
اور آج بھی اک وہی ترازو
کہ جس میں زنجیر پوش روحوں
کے شعلہ اندام دست و بازو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بہ مژدۂ یک اشک تل رہے ہیں
اگر یہی تھا نصیبِ دوراں
یہ نالۂ غم، یہ اک مسلسل
خروشِ انبوہِ پابجولاں
ازل کی سرحد سے نسلِ آدم
کی یہ کراہیں، جو روز و شب کے
عمیق سناٹے سے پیہم
ابھر رہی ہیں، یہ چشم و لب کے
فسانہ ہائے سرشک و شیون
اگر مقدر یہی تھا اپنا
تو یہ مقدر یقین جانو اٹل نہیں تھا

یہی ہے مشرق
یہی ہے مغرب

وہ پارہ ہائے سفال و خارا
وہ عقلِ حیراں کی کارگاہیں
وہ جنسِ نایاب، کل ہمارے
جہانِ صد ریزۂ خزف میں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہماری دولت تھے، ہم خدا تھے
اور آج بھی یہ شرار پیکر
حقیقتوں کے طلسم سوزاں
یہ وسعت بحر و بر میں غلطاں
ضمیر آہن کی جلتی سانسیں
یہ ذرّے ذرّے کے قلب پیچاں
میں کھولتی قوتوں کے طوفاں
زمانہ ہے جن کی رو میں تنکا
جو آج بھی ہو وجود اِن کا
ہماری مٹھی میں، ہم خدا ہیں
سیاہیوں کے چھلکتے خم سے
اُبھرتی کرنوں کا حوصلہ ہیں

(۱۲-۳-۱۹۵۱)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک شام

ندی کے لرزتے ہوئے پانیوں پر
تھرکتی ہوئی شوخ کرنوں نے چنگاریاں گھول دی ہیں
تھکی دھوپ نے آ کے لہروں کی پھیلی ہوئی ننگی باہوں پہ اپنی لٹیں کھول دی ہیں!

یہ جوئے رواں ہے
کہ بہتے ہوئے پھول ہیں جن کی خوشبوئیں گیتوں کی سسکاریاں ہیں
یہ پگھلے ہوئے زرد تانبے کی چادر پہ اُلجھی ہوئی سلوٹیں ہیں
کہ زنجیر ہائے رواں ہیں!

بس اک شورِ طوفاں!
کنارا نہ ساحل!
نگاہوں کی حد تک
سلاسل! سلاسل!
کہ جن کو اٹھائے ہوئے ڈولتی پنکھڑیوں کے سفینے بہے جا رہے ہیں
بہے جا رہے ہیں
کہیں دُور ان گھور اندھیروں میں جو فاصلوں کی ردائیں لپیٹے کھڑے ہیں
جہاں پر اَبد کا کنارا ہے —— اور اِک وہ گاؤں:
وہ گنے کے کیاروں پہ آتی ہوئی ڈاک گاڑی کے بھورے دھوئیں کی چھلکتی سی چھاؤں!

(۱۲-۱۹۵۱)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

منزل

اس ایک بات سے انکار ہو نہیں سکتا
کہ ہم نے اپنے لہو سے، بساطِ عالم پر
لکیر کھینچی ہے جس سلطنت کی، اس کا وجود
ہے ایشیا کے شبستاں میں، صبحِ نو کی نمود!

یہ سب بجا ہے، کہ ہم جن جگر کے ٹکڑوں کو
بہ شہر و قریہ، بہ دشت و چمن، بہ کوچہ و بام
بھڑکتی آگ میں بہتے لہو میں چھوڑ آئے
وہ روحیں، جن کے سیہ پوش، ماتمی سائے
ہمارے ہنستے ہوئے پیکروں سے لپٹے ہیں
وہ قافلے، کہ جنھیں مہلتِ سفر نہ ملی
انھی کے سڑتے ہوئے لوتھڑوں کی ہونکتی بو
انھی کی ڈوبتی فریادیں، چیختے آنسو
ہمارے محلوں کے نغمے، ہمارے باغوں کے پھول!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مگر یہ پھول، یہ نغمے، یہ نکہتوں کے ہجوم
سحر سحر کو اگر مشکبار کر نہ سکے
نفس نفس کو امینِ بہار کر نہ سکے
وہ جن کے واسطے یہ گلستاں سجایا گیا
گر اس طرح تہی داماں، تہی سبد ہی رہے
تو سوچ لو کہ یہ نازک، لطیف پرتوِ نور
یہ لڑکھڑاتی ہواؤں میں ٹھہرا ٹھہرا غرور
ہزار ساعت بے برگ کے بیاباں میں
یہ اک امنگوں بھری سانس!

اس کا مستقبل؟

ہماری زندگیوں سے اک اک تڑپ لے کر
پروئے ہیں جو فلک نے، بہ سلکِ شام و سحر
گلوئے غم کے لئے، چہرۂ طرب کے لئے
سدا بہار ارادوں کے ہار

ان کا مآل؟

یہی سوال ہے رازِ غمِ زمان و زمیں!
حضور! ان کا جبین پر شکن جواب نہیں

(۱۹۵۱-۱۲)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دُھوپ چھاؤں

ناچتی ندیاں
جُھومتے جھامتے پیڑ
اُجیالی دھوپ
ان سے بھی آگے، دُور کہیں وہ دُنیا
جس کا رُوپ
آنے والے مست دنوں کے ہونٹوں پر مُسکان!
سمے سمے کا دھیان!

پھیکی پھیکی چاندنیاں
اور کجلی کجلی دھوپ
جن کی اُڑتی راکھ میں جھلکے بیتے دنوں کا رُوپ
سناٹوں کی گھمر گھمر میں ڈوبتا ڈوبتا گیت
سمے سمے کی ریت

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

من کی یہ چنچل لہریں، ان کا کوئی نہ ٹھور مقام
دن گزرے تو صبح سویرا، رات کٹے تو شام
ساون ساون، جلتے جھونکے
پلک پلک، برسات
سمے سمے کی بات

(۱۹۵۱-۱۲)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اکھیاں کیوں مسکائیں

کون بتائے رُوپ نگر کی سکھیاں اکھیاں کیوں مسکائیں'
دل کے راگ محل کی تانیں'
سندیسوں کے دیس سے ہو کے
پائل کی جھنکار کو رو کے
جب ہونٹوں کے دروازوں پر چھپ چھپ آئیں رُک رُک جائیں
اکھیاں کیوں مسکائیں

پھاند کے سناٹوں کے جزیرے
مہر بلب سانسوں کے بیاباں
آن بسیں جب رقصاں رقصاں
اِک لمحے کے رین بسیرے میں ارمانوں کی پرچھائیں
اکھیاں کیوں مسکائیں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گھونگھٹ کھولے، نہ منہ سے بولے
من کی بانی، چنچل رانی،
جب یہ کہانی، دُورانجانی
دنیاؤں سے گزرے بن کر دھیمی بانسریوں کی صدائیں
اکھیاں کیوں مسکائیں

(۸-۱۲-۱۹۵۲)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک خیال

تمھارے ہونٹ وہ گھلتے سے ریزہ ہائے نبات
مرے لبوں سے ملے، جھکتی جھکتی پلکوں کے سات
تو جھونکے جھونکے میں لہرا گئی شمیمِ حیات

کسے خبر، کہ پگھلتا ہوا وہ جسم حسیں
مری بھنچی ہوئی باہوں کی دولتِ رنگیں
اب اس کی خاک بھی خاکِ لحد میں ہے کہ نہیں

تمھاری گردِ کفن اور ہجومِ کرمکِ گور
مصاحبانِ اجل، گنگ و پابریدہ و کور
بس ایک میری نوا میں، تمھاری روح کا شور

میں زندہ ہوں تو مری زندگی تمھاری حیات
وگرنہ یوں تو ہے کس کو دوام، کس کو ثبات
نفس نفس، سرِ ظلمات، پرتوِ ظلمات

(۸-۲-۱۹۵۳)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جیون دیس

مجھے یقیں تھا
میں جانتا تھا
کہ اس اندھیرے گھنیرے جنگل میں جس کے شانوں
پہ تیرتے بادلوں کے سائے — سیاہ گیسو
بکھر گئے ہیں، ضرور کرنوں لدے جہانوں
کا کوئی پرتو، ڈھلی ڈھلی دھوپ کا تبسم
کہیں درختوں کے مخملیں سبز سائبانوں
سے چھن کے اس نغمہ رو ندی پر جھلک اُٹھے گا
جو آنکھ اوجھل مسرتوں کے حسین ٹھکانوں
کی اوٹ سے پھوٹتے اُجالوں میں بہہ رہی ہے
مرے خیالوں میں بہہ رہی ہے!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ کون جانے
یہ کون سمجھے
کہ جب بھی اس گھومتی زمیں پر کسی سہانے
سمے کی دھن میں اٹھی ہیں ترسی ہوئی نگاہیں
تو ذرّے ذرّے میں زندگی کے نگار خانے
کی جگمگاتی ہوئی سگندھیں سما گئی ہیں
ابد کی خاموشیوں میں ڈوبے ہوئے ترانے
ندی کے سینے سے موج بن کر گزر گئے ہیں
مرے خیالوں میں بھر گئے ہیں

(۱۹۵۳ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نہ کوئی سلطنتِ غم ہے نہ اقلیم طرب

کیا کہوں، کتنے غموں، کتنے غموں کی شکن آلود بساط
وقت کے گھومتے زینوں پہ مرے رُکتے ہوئے قدموں کے سات
کس طرح بجھتی لپٹی ہی چلی آئی ہے
کیا بتاؤں یہ کہانی بڑی طولانی ہے

یہ مرا قصۂ غم کون سنے؟ کس کو سناؤں — کس کو
اپنے احساس کا وہ جلتا ہوا زہر پلاؤں — جس کو
پیتے پیتے مری اک عمر کٹی ہے اک عمر
دیکھتے ہو وہ جو اک جادۂ نورانی ہے

وہ جو اک موڑ ہے اور وہ جو جھروکا ہے سر بام بلند
کبھی پہنچی نہیں جس تک سحر و شام کے سایوں کی کمند
وہ جو جھکتی ہوئی مڑتی ہوئی دیواریں ہیں
جن کا منصب انہی گلیوں کی نگہبانی ہے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ جو ہر شام انہی گلیوں میں کوئی مست سی لے
بند ہوتے ہوئے دروازوں کے آہنگ میں گھل جاتی ہے
وہ خموشی، سفرِ شب کے تسلسل کی نقیب
جس کی میت پہ اندھیروں نے ردا تانی ہے
میں نے اک عمر اسی معمورۂ ظلمات میں رقصاں، جولاں
ہر قدم اپنے ہی قدموں کی صداؤں سے گریزاں، لرزاں
ہر جام سے چھلکے ہوئے نشوں میں مگن
خاک ان راہوں کی یوں خاک بسر چھانی ہے
جس طرح ایک سہارے کی تمنا میں کسی ٹوٹتے تارے کی حیات
مہ و انجم کے سفینوں کی طرف اپنے بڑھائے ہوئے ہات
ختم افلاک سے ٹکرا کے بھسم ہو جائے
(ان خلاؤں میں کسے تاب پرافشانی ہے!)

میں بھی پلکوں پہ امنگوں کے دیے لے کے گرجتے ہوئے طوفانوں میں
منتظر تھا کہ اچانک کہیں باغوں میں، بیابانوں میں
آ کے بس جائے کسی نغمۂ شیریں کی بہار!
یہ مرے گرد جو پھیلی ہوئی ویرانی ہے

کب یہاں ریزۂ صد ساغرِ بشکستہ سے کلیاں پھوٹیں
میں نہیں کہتا کہ کلیاں نہیں مہکیں مرے گلزاروں میں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مجھ کو یہ غم ہے وہ اک لمحۂ نایاب کہ جو
حاصل سلطنتِ عالم امکانی ہے
جب مری زیست سے ٹکرا کے بھسم ہو بھی گیا تب مجھے معلوم ہوا
تب میں سمجھا' کہ یہ راہیں' یہ گھروندے' یہ پھبکتی دنیا
اب یہ سب کچھ غمِ جاوید کی اِک دھڑکن ہے
اب یہی زخم ہیں اور شغل مگس رانی ہے

آج بھی جب کہیں رستے میں' کسی موڑ' کسی منزل پر
کسی دیوار سے کنکر بھی پھسل جاتا ہے
کوئی دامن کہ جسے نازِ گل افشانی ہے
دھوپ میں سوکھتی خرما کی چنگیروں سے بھرے کوٹھوں سے
ایک پل کے لئے اُڑتا ہے سمٹتا ہے تو ڈھیرے ڈھیرے
کوئی لے سی مرے احساس میں بھر جاتی ہے
تارِ بربط کی کوئی لرزش پنہانی ہے

جو شب و روز کے ایواں میں فغاں بن کے بکھر جاتی ہے
آسمانوں سے زمینوں سے کسی دل کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے
کوئی چپکے سے مرے کان میں کہہ جاتا ہے
سنتے ہو' کس کی یہ آواز ہے' پہچانی ہے؟

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

"یوں کب تک صبح و شام جلیں
بے سُود جلیں، ناکام جلیں
جب دنیا والے سو جائیں
میٹھے سپنوں میں کھو جائیں......
جب چلتے دریا تھم جائیں
تاروں کی نگاہیں جم جائیں
جب آگ بجھے چوپاوں کی
جب آنکھ لگے رکھوالوں کی
دیوار و در سے چمٹتے ہوئے
سائے کی طرح سمٹتے ہوئے
دو بھک منگوں کے بھیس میں ہم
جانکلیں اک اور دیس میں ہم
کچھ دور، اُفق کے پار، اُدھر
ہے ایک نیا سنسار، اُدھر
خوشیوں کی سنگاروں کی دُنیا
پھولوں کی بہاروں کی دُنیا"

آج اس فرصتِ یک گام کو روتا ہوں جب اک لغزش پا
چھین کر لے گئی مجھ سے وہ امنگوں سے چھلکتی دنیا

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آہ وہ دُنیا جسے کھو کے میں پھر پا نہ سکا
یوں تو آفاق میں دنیاؤں کی ارزانی ہے
ان خلاؤں میں ستارے بھی ہیں' خورشید بھی ہے' ماہ بھی ہے
کون جانے کہ زمانے کے سمندر کی کوئی تھاہ بھی ہے
لیکن اک دنیا جسے کھو کے میں پھر پا نہ سکا
جس کے ماتم میں مری چاک گریبانی ہے
میری سم خوردہ تمناؤں کی نظروں سے گریزاں ہی رہی
لاکھ ڈھونڈھا' مگر افسوس کہ اک رنج پشیماں نگہی
بوجھ بن کر مری تقدیر کی پلکوں پہ رہا
اب مرا دل ہے کہ اک عالمِ حیرانی ہے
اب یہ دُنیا' یہ صدا کوش نصیبوں سے بھرے شہر و دیار
غموں خوشیوں کے جھمیلوں میں نہاتی ہوئی روحوں کا نکھار
مجھ سے پوچھو تو مرے سامنے اب یہ دُنیا
ورقِ مصحفِ اندوہِ گراں جانی ہے

سوچتا ہوں یہی دو گھونٹ جو میں نے خُمِ دوراں سے پیے
یہی دو سانس' شبستانِ ابد میں یہی دو بجھتے دیے——
دوش و فردا کی فصیلوں میں یہی دو رخنے
یہی جو سلسلۂ زندگیِ فانی ہے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کیا اسی ساعتِ محرومئ غم تاب کی خاطر میں نے
وسعتِ وادئ ایام میں کانٹوں کے قدم چومے تھے؟
لاکھوں دنیاؤں کے لٹتے ہوئے کھلیانوں سے
میرا حصہ یہی میری تہی دامانی ہے؟

کیا اسی واسطے ماضی کے بیابانوں سے اک موجِ حیات
اپنے ہمراہ لیے ناچتی گاتی ہوئی صدیوں کی برات
آ کے اس ساحلِ گل پوش سے ٹکرائی ہے؟
کیا یہی مقصدِ صد عالمِ امکانی ہے
کہ جب اس سطحِ خروشندہ پہ ڈھونڈھوں میں کوئی رختِ طرب
کوئی مکھ، کوئی نگہ، کوئی تبسم، کوئی جینے کا سبب
آسمانوں سے صدا آئے "تو کیا ڈھونڈھتا ہے
تیرا ساماں تو یہی بے سروسامانی ہے"

عقل حیران ہے، یہ طرفہ حجاباتِ حریمِ اسرار
عقدۂ راحت و غم، رازِ جہانِ گل و خار
پابہ زنجیر ارادوں کا خروشِ پیہم
یہی مستقبلِ معمورۂ انسانی ہے؟
کس کی فتراک میں ہیں عرشِ بریں فرشِ زمیں؟ کون کہے
پسِ صد پردۂ افلاک کوئی ہے کہ نہیں؟ کون کہے——

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جانے کن گہرے دھندلکوں سے ضیا پاتی ہے
درحقیقت یہ حقیقت کی جو تابانی ہے

اتنے زخموں سے سجا کر دلِ بے تاب کی پژمردہ جبیں—
کس نے بھیجا ہمیں اس جلتے ہوئے دیس میں؟ معلوم نہیں!
یوں نہ اپنے دمِ امید کو بہلائے کوئی،
کون کہتا ہے گلستان میں بہار آئی ہے

جی میں آئی ہے کہ اک بارِ غمِ زیست پہ احساں دھر کر
دیگ گردوں میں اُبلتے ہوئے زہراب سے اک خُم بھر کر
(دیگ گردوں کہ ابد زنگ شکم میں جس کے
کھولتے دردوں کا ہنگامہ لافانی ہے)
اسی زہراب سے خُم بھر کے انڈیل دوں اُفق دوراں پر
آگ ہی آگ برسنے لگے اس پھولوں بھرے بستاں پر

اب یہی دھن ہے کہ اس ظلمتِ بے پایاں کو
جو مری روح کے ایوان کی زندانی ہے

اُٹھ کے پھیلا دوں انہی اُونچے درختوں سے ڈھکی راہوں پر
انہی گدرائی ہوئی دھوپ میں لہراتی چراگاہوں پر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اب ارادہ ہے کہ ان بس بھرے ارمانوں کو
جن کے سایوں میں مری زیست کی ویرانی ہے
گھول دوں جھومتے جھونکوں کے چھلکتے ہوئے پیمانوں میں
سینۂ دشت پہ بجتی ہوئی شہنائیوں کی تانوں میں

چاہتا ہوں کہ یہ زیتون کے جنگل کا سکوت
جس کی وسعت ہے کہ اک عالمِ حیرانی ہے
میری کھوئی ہوئی دنیاؤں کے کہرام سے تھرا اُٹھے ——

اب یہ ٹھانی ہے کہ جمتی ہوئی بوندوں کے یہ بکل چھینٹے
تیز جھالوں کے یہ چابک سے کہ جن کی زد پر
کبڑے رستوں کی تھکی پیٹھ کی عریانی ہے
یہ دھواں دھوپ ترائی، یہ دھواں دھار پہاڑوں کی فصیل
دور تک چوٹیوں اور بدلیوں کے دیس کی سرحدِ جمیل
برف سی بدلیاں، جن کے لب تر سے پیوست
برف کی چوٹیوں کی دودھیا پیشانی ہے
ہاں یہ سب سلسلۂ رنگ، یہ گہوارۂ حسن و افسوں ——
میں اسے اپنی دکھی روح کی ان راگنیوں سے بھر دوں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جن کی لہریں کبھی آنسو ہیں، کبھی آہیں ہیں
جن کی تقدیر کبھی آگ کبھی پانی ہے

کوئی غایت، کوئی منزل، کوئی حاصل سفرِ ہستی کا ——
کوئی مقصود بلندی کا کہ مفہوم کوئی پستی کا ؟ ——
کوئی مشعل بھی نہیں کوئی کرن بھی تو نہیں
شب اندھیری ہے گھٹا ٹوپ ہے، طوفانی ہے
بولو اے نغمہ سرایانِ تحیر کدۂ کاہکشاں
میں کہاں جاؤں، کہاں جاؤں، کہاں جاؤں، کہاں ؟

نغمہ کواکب

دائموس:

ناچ ناچ جھوم جھوم
گھوم گھوم گھوم گھوم

دیکھنا ادھر ضرور اِک نظر
ناچتا ہے نزد و دُور بے خبر
دامنِ نگارِ نور تھام کر
کہکشاں کے موڑ پر فاصلوں کا اک ہجوم
ناچ ناچ گھوم گھوم

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وسعت ابد پناہ — اِک ترنگ
عالم شب سیاہ — اِک امنگ
منزلیں، نشان راہ — سحر رنگ
شعلہ شعلہ انگ انگ — آگ آگ روم روم
جھوم جھوم — گھوم گھوم

کورس:

دیے جلتے رہے دیے جلتے رہے
گھم گھم اُمڈے دھوئیں کے دل
جگ جگ پھیل گئے کاجل
دم دم، دھم دھم، گرے محل
مٹی ہوئی صدیوں میں پل
ڈھلتے رہے
دیے جلتے رہے!

کتنے زمانے، کتنے سپن
توڑ گئے اپنے درپن
نیر بہاتے رہے نین

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وقت کے جھکڑ گگن گگن

جلتے رہے

دیے جلتے رہے!

اندھیاروں کے زہر پیے

آنکھوں کو گل رنگ کیے

اَمر اُجالے لو میں لیے

جیون کی منڈلی میں دیے

جلتے رہے

دیے جلتے رہے!

اُرناؤس:

بھنور بھنور مری نوکا

کوئی ساحل ہے نہ کنارا

اک پھیلتا بڑھتا دھارا

بہے نگر نگر مری نوکا، بھنور بھنور

ہر آن رُتوں کا میلہ

ہر سمت سے کا ریلا

چلے گھمر گھمر مری نوکا، بھنور بھنور

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بوجھا تنے ہیں کڑیل جن کے
یہ دُکھ سکھ' بہتے تنکے
گریں اُبھر اُبھر مری نوکا' بھنور بھنور
کہتی ہوئی من کی بانی
تقدیر جہاں کی رانی
پھرے سنور سنور مری نوکا' بھنور بھنور

پلوطو:

کتنی اندھیری رات ہے چمکو
چمکو
شام وسحر کی اوٹ سے ہردم
پیہم
گھور رہے ہیں طوفاں ہم کو'
چمکو!

دیکھو' تیرگیوں کے فتنے'
کتنے
روند چلے عالم عالم کو
چمکو!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آنکھ میں سمو لو اک اک پل کو
جھلکو!
من میں بجھا لو شعلۂ غم کو
چمکو!

آتے ہوئے قرنوں کا تبسم
ہم تم
جگمگ دمکو جھم جھم جھمکو
چمکو
کتنی اندھیری رات ہے چمکو
چمکو

کرۂ ارض:

نہ عکسِ خاک کہیں اور نہ رقصِ نور کہیں
نہ کوئی وادیِ ایمن نہ شمعِ طور کہیں
بجھی ہے راکھ میں غلطاں مئے طہور کہیں
پڑا ہے شیشۂ افلاک چور چور کہیں
پلکوں کے جھنڈ میں لرزے ابد کی پینگ کوئی
نظر کے سامنے، حدِ نظر سے دور کہیں
مقدروں کے جہاں در جہاں اندھیروں میں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بھٹک نہ جائے مرا شوقِ ناصبور کہیں
یہ اضطرابِ مسلسل کی خوں چکاں گھڑیاں
ہے ان سے بڑھ کے کوئی دولت سرور کہیں
اگر ہمیں بھری دنیا میں مُسکرا نہ سکے
تو ڈول جائیں گے یہ سلسلے ضرور کہیں

شہر در شہر منادی ہے کہ "اے خندہ فروشانِ حیات!
ہر بجھی رُوح کے آنگن میں کھلا ہے چمن امکانات
نہ کوئی سلطنت غم ہے نہ اقلیم طرب
زندگی ہی فقط آئین جہاں بانی ہے!
جانے کس تیرہ اُفق سے یہ گھٹاؤں کے تھرکتے سائے
ماہتابوں کے چمکتے ہوئے سینوں سے نتھر کر آئے
ساتھ لے کر وہ خنک موج' خماریں جھونکے
جن کی زد میں مری تپتی ہوئی پیشانی ہے
اپنے سینے میں جگا کر انہی دردوں' انہی یادوں کے فسوں
پھر تمناؤں کے تصویر کدے میں نگراں بیٹھا ہوں
سامنے صفحۂ صد رنگِ رموزِ کونین
کانپتی انگلیوں میں موقلم مانی ہے!

(۲۰-۱۰-۱۹۵۴)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نرگس

میں نے حسرت بھری نظروں سے تجھے دیکھا ہے
جب تو روز اِک نئے بہروپ میں، روز اِک نئے انداز کے سات
اپنی ان گاتی ہوئی انکھڑیوں کی چشمک طناز کے سات
روز اِک تازہ صنم خانۂ آہنگ میں در آئی ہے!

ایکٹریس! اُروپ کی رانی! تجھے معلوم نہیں،
کس طرح تیرے خیالوں کے بھنور میں جی کر
کن تمناؤں کا تلخابہ نوشیں پی کر
میں نے اِک عمر ترے ناچتے سایوں کی پرستش کی ہے
تو نے اِک عظمتِ صد رنگ سے جس جذبے کو
آج تک اپنے لیے مژدہ ہزار اشک سمجھ رکھا ہے
وہ محبت مرے سینے میں تڑپتی ہوئی اِک دُنیا ہے
جو ترے قدموں کی ہر چاپ پہ چونک اُٹھتی ہے

کاش میں بھی وہی اِک عکسِ درخشاں ہوتا
دلِ انساں سے اُبھرتی ہوئی موہوم تمناؤں کا عکس
ایک مانگی ہوئی اچکن میں سمایا ہوا ماموریِ فغاں شخص
جس کے پہلو میں تری روح دھڑک سکتی ہے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

اِک وہ کہ جن کی فکر ہے ارض و سما شکار
اِک تو کہ ہے طلسمِ شب و روز کا شکار

لاؤ کہیں سے کوئی ضمیرِ فرشتہ صید'
ڈھونڈھو کہیں سے کوئی نگاہِ خدا شکار

اس انجمن میں دیکھیے اہلِ وفا کے ظرف
کوئی اداشناس ہے کوئی ادا شکار

آتا ہے خود ہی چوٹ پہ صیدِ سبک مراد
ہوتا ہے ورنہ کون زکارِ قضا شکار

ظلِ ہما کی اوٹ میں چلّے پہ تیر رکھ
آساں نہیں نگاہ کے نخچیر کا شکار

جولاں گہِ حیات انہی کی ہے' دوستو
فتراک میں ہے جن کے دلِ مدعا شکار

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

نہیں سنتا کوئی مجھ کشتۂ آلام کے شکوے
کیے میں نے ہر اک ایواں کی چوکھٹ تھام کے شکوے

شفق کے رنگ آنکھوں میں، سحر کی اوس پلکوں پر
نہ آئے پھر بھی لب پر چرخِ نیلی فام کے شکوے

یہ کیسا دور ہے جس میں مجھے سننے پڑے ساقی
وبالِ ہوش کے طعنے، شکستِ جام کے شکوے

اب ان بھولے ہوئے قصوں کو دہرانے سے کیا حاصل
یہ اب کیا آپ لے بیٹھے دلِ ناکام کے شکوے

تماشا ہے کہ جن کے واسطے گردش میں تھے عالم
انھیں بھی سوجھتے ہیں گردشِ ایام کے شکوے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

چاندنی میں سایہ ہائے کاخ وکو میں گھومیے
پھر کسی کو چاہنے کی آرزو میں گھومیے

شاید اک بھولی تمنا، مٹتے مٹتے جی اُٹھے
اور ابھی اس جلوہ زار رنگ وبُو میں گھومیے

رُوح کے دربستہ سناٹوں کو لے کر اپنے ساتھ
ہمہماتی محفلوں کی ہاؤ ہو میں گھومیے

کیا خبر، کس موڑ پر مہجور یادیں آ ملیں
گھومتی راہوں پہ، گردِ آرزو میں گھومیے

زندگی کی راحتیں ملتی نہیں، ملتی نہیں
زندگی کا زہر پی کر جستجو میں گھومیے

کنجِ دوراں کو نئے اِک زاویے سے دیکھیے
جن خلاؤں میں نرالے چاند گھومیں گھومیے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بھکارن

تیز قدموں کی آہٹوں سے بھری
رہگذر کے دو رویہ سبزہ و کشت
چار سُو ہنستی رنگتوں کے بہشت

صد خیابانِ گل، کہ جن کی طرف
دیکھتا ہی نہیں کوئی راہی!
سُرخ پھولوں سے اِک لدی ٹہنی
آن کر بچھ گئی ہے رستے پر
کنکروں پر جبیں رگڑتی ہے
راہگیروں کے پاؤں پڑتی ہے

"میں کہاں روز روز آتی ہوں
ہے مرے کوچ کی گھڑی نزدیک،
جانے والو، بس اِک نگاہ کی بھیک"

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

موجودگی

پھر آج دل میں کوئی موجِ غم مچلتی ہے
شبِ خیال میں قندیلِ عود جلتی ہے
پھر اک ادائے حجاب
رسومِ دہر کی زنجیر اُتار آئی ہے
بہار آئی ہے

رسومِ دہر کی اس آتشیں فصیل کے پار
گداز سینوں کی مخمور دھڑکنوں کے دیار
محبتوں کے سراب
کہ جن کو تیر کے آتی ہے پائلوں کی جھنک
مرے دکھے دل تک!

ہر اک طرف ہوسِ دید کے نیستاں میں
کسی حسین سی موجودگی کی خوشبوئیں
خمارِ قرب کے خواب
ہزار غم کہ جنھیں کیفِ شوق کی نیندیں
پیامِ تسکیں دیں

(۱۹۵۷-۳)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہانی ایک ملک کی

راج محل کے دروازے پر
آ کے رُکی اک کار
پہلے نکلا بھدا، بے ڈھب، بودا،
میل کچیل کا تودا
حقہ تھامے اک میراثی
عمر اس کی کوئی اسی بیاسی
پیچھے اس کا نائب، تمبا کو بردار،
باہر رینگے اُس کے بعد قطار، قطار
عنبر بار
نمبردار
ساتھ سب ان کے دم چھلے
ایم ایل اے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

راج محل کے اندر اک اک رتناسن پر
کوڑھی جسم اور نوری جامے
روگی ذہن اور گردوں پیچ عمامے
جہل بھرے علامے
ماتھے، گاگے،
بیٹھے ہیں اپنی مٹھی میں تھامے
ہم مظلوموں کی تقدیروں کے ہنگامے
جیبھ پہ شہد — اور جیب میں چاقو
نسل بلاکو!

راج محل کے باہر، سوچ میں ڈوبے شہر اور گاؤں
مل کی انی، فولاد کے پنجے
گھومتے پہیے، کڑیل باہیں،
کتنے لوگ کہ جن کی روحوں کو سندیسے بھیجیں
سکھ کی سیجیں،
لیکن جو ہر راحت کو ٹھکرائیں
آگ پئیں اور پھول کھلائیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دیکھ اے دِل!

دیکھ اے دل، کیا سماں ہے، کیا بہاریں شام ہے،
وقت کی جھولی میں جتنے پھول ہیں، انمول ہیں
نہر کی پٹڑی کے دو رویہ، مسلسل دُور تک
برگدوں پر پنچھیوں کے غل مچاتے غول ہیں

دیکھ اے دل، کتنے ارمانوں کا رس برسا گئیں
بدلیاں، جب ان پہ چھینٹے نور کے چھن کر پڑے
کتنی کومل کامناؤں کی کہانی کہہ گئے
پیپلوں کے پیلے پیلے پات پتھ پتھ پر پڑے

دیکھ اے دل اس رسیلی رُت کے کتنے رُوپ ہیں
جُھومتے جھونکے ہیں، جھکتی جھاڑیوں کے جھنڈ ہیں
ہائے ان پھیلی ہوئی پھلواڑیوں کے درمیاں
یہ تری تپتی ہوئی تنہائیاں اور ایک میں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

جھونکوں میں رس گھولے دل
پون چلے اور ڈولے دل

جیون کی رُت کے سَو روپ
نغمے، پھول، جھکولے، دل

تاروں کی جب جوت جگے
اپنے خزانے کھولے دل

یادوں کی جب پینگ چڑھے
بول البیلے بولے دل

کس کی دھن ہے باورے من؟
تیرا کون ہے؟ بھولے دل

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

وہ شے جو ایک نئے دور کی بشارت ہے
ترے لہو کی تڑپتی ہوئی حرارت ہے

نظامِ کہنہ کے سائے میں عافیت سے نہ بیٹھ
نظامِ کہنہ تو گرتی ہوئی عمارت ہے

وطن چمکتے ہوئے کنکروں کا نام نہیں
یہ تیرے جسم تری روح سے عبارت ہے

یہ کہہ رہی ہے صدا ٹوٹتے سلاسل کی
کہ زندگی تو فقط اک حسیں جسارت ہے

یہ اک جھلک ہے بدلتے ہوئے زمانوں کی
جبیں جبیں پہ شکن بھی کوئی بجھارت ہے

چمن میں اہلِ چمن کے یہ طور، ارے توبہ
کلی کلی کی ہنسی خندۂ حقارت ہے

دلوں کی جھونپڑیوں میں بھی روشنی اترے
جو یوں نہیں تو یہ سب سیلِ نور اکارت ہے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

دن کٹ رہے ہیں کشمکشِ روزگار میں
دم گھٹ رہا ہے سایۂ ابرِ بہار میں

آتی ہے اپنے جسم کے جلنے کی بو مجھے
لٹتے ہیں نکہتوں کے سبو جب بہار میں

گزرا ادھر سے جب کوئی جھونکا تو چونک کر
دل نے کہا: یہ آ گئے ہم کس دیار میں!

اے کنجِ عافیت تجھے پا کر پتہ چلا
کیا ہمہمے تھے گردِ سرِ رہگزار میں

میں ایک پل کے رنجِ فراواں میں کھو گیا
مرجھا گئے زمانے مرے انتظار میں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

اُمیدِ دیدِ دوست کی دُنیا بسا کے ہم
بیٹھے ہیں مہر و ماہ کی شمعیں بُجھا کے ہم

وہ راستے خبر نہیں کس سَمت کھو گئے
نکلے تھے جن پہ رخصتِ غم دل اُٹھا کے ہم

پلکوں سے جن کو جلتے زمانوں نے چُن لیا
وہ پھول، اس روش پہ، ترے نقش پا کے ہم

آئے کبھی تو پھر وہی صبحِ طرب کہ جب
روٹھے ہوئے غموں سے ملیں مسکرا کے ہم

کس کو خبر کہ ڈوبتے لمحوں سے کس طرح
اُبھرے ہیں یادِ یار، تری چوٹ کھا کے ہم

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غزل

قریبِ دل، خروشِ صد جہاں ہم
جو تم سن لو، تمھاری داستاں ہم

کسی کو چاہنے کی چاہ میں گم
جیے بن کر نگاہِ تشنگاں ہم

ہر اک ٹھوکر کی زد میں لاکھ منزل
ہمیں ڈھونڈو، نصیبِ گمرہاں ہم

ہمیں سمجھو، نگاہِ ناز والو !
لبوں پہ کانپتا حرفِ بیاں ہم

بجھی شمعوں کی اِس نگری میں، امجد
اُبھرتے آفتابوں کی کماں ہم

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

آورد

دھیان کا جب بھی کوئی پٹ کھولا
"میری بات نہ کہہ....." دل بولا
دل کی بات کہی بھی نہ جائے
ضبط کی میں سہی بھی نہ جائے
نظم میں کس کا ذکر کروں اب
فکر میں ہوں کیا فکر کروں اب
ایک عجب اُلجھن میں گھرا ہوں
کیا سوچوں، یہ سوچ رہا ہوں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں نے بہت کم شاعر ایسے دیکھے ہیں جن کے یہاں زندگی کی ہولناک سنجیدگی اور مقدر کی ستم آرائی کے ایسے دردناک تصورات موجود ہوں اس کے باوجود اس کے قاری کا مجموعہ تاثر انبساط میں اتنا ڈوب کر باہر آتا اور مطمئن ہوتا ہو جتنا امجد کے کلام سے ہوتا ہے۔ امجد زندگی کو دس بھرا رس کہتا ہے مگر اس کے کلام میں رس رچا ہوا ہے کہ دس کی تاثیر منفی ہو جاتی ہے۔

(ڈاکٹر سید عبداللہ)

مجید امجد نے جس آفاقی شعور کا مظاہرہ کیا ہے وہ اقبال کے بعد مجید امجد ہی کی نظم میں پوری طرح اُجاگر ہوا ہے اس فرق کے ساتھ کہ اقبال کا رویہ فلسفیانہ ہے جبکہ مجید امجد نے سائنسی سوچ سے استفادہ کیا ہے

(ڈاکٹر وزیر آغا)

مجید امجد ہمارے دور کے بڑے شاعر بھی ہیں اور اہم بھی۔ بڑے شاعر غالب، انیس اور اقبال کے معنوں میں۔ اہم یوں کہ ان کے مطالعے کے بغیر ہمارے شاعرانہ ذوق اور فنی ارتقاع کی تربیت نامکمل رہے گی۔

(سید جعفر طاہر)

میراجی، فیض اور راشد نے اپنے مکاتب فکر کو جنم دیا ہے۔ اس عہد کے بیشتر لکھنے والے ان تینوں میں سے کسی نہ کسی کے پیچھے لمبی قطاروں میں کھڑے ہیں مگر مجید امجد نے نہ کسی کی تقلید کی ہے اور نہ کسی کو اپنی تقلید کی ترغیب دی ہے۔ مجید امجد ابھی تک بہت نیا ہے جبکہ میراجی، فیض، اور راشد پرانے ہو چکے ہیں۔

(شہزاد احمد)

نئی نظم اور آزاد نظم کے سلسلے میں کچھ سکہ بند نام بار بار دہرائے جاتے ہیں لیکن میرے نزدیک ان سب سے زیادہ اہم اور دور رس اثرات کا حامل کام مجید امجد نے کیا ہے۔ ان کی شاعری کے موضوعات، تکنیک، نظم کی فکری اور فنی ترتیب، نئے اسالیب کی طرف بے جھجک پیش قدمی اور سب سے بڑھ کر زندگی بھر ایک نئے لہجے کی تلاش کا عمل وہ بنیادیں ہیں جن پر مستقبل کی شاعری کو اپنے کاخ و کو بلند کرنے ہیں۔

(امجد اسلام امجد)